# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 04 اپریل 2025ء بمطابق 05 شوال 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـكِنۡ يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ O وَلَـتُسۡـئَـلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَO وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا وَتَذُوۡقُوا السُّوۡۤءَ بِمَا صَدَدۡتُّمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ O وَ لَـكُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌO وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا O اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔

(ترجمہ): اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔ (اور اے مسلمانو) تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنا لینا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے اور تم اس جرم کی پاداش میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، برا نتیجہ دیکھو اور سخت سزا بھگتو۔ اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے نہ بیچ ڈالو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔

## اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> جزاک اللہ جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Leave applications: جناب امجد علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ جناب محمد خورشید صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فیصل علی خان ترکئی صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب لیاقت علی خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، ایڈوائزٹو سی ایم، آج کے لئے؛ جناب محمد ریاض صاحب، (PK-95)، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اختر خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب خلیق الرحمان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد یامین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب رجب علی عباسی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب کرامت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سلطان روم خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

## مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 03. 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

(1). Mr. Taj Muhammad Khan;
(2). Mr. Sher Ali Afridi;
(3). Mr. Daud Shah Afridi; and

(4). Arbab Muhammad Usman.

## عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the Chair of Ms. Suriya Bibi, honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Taj Muhammad Khan;
(2) Mr. Fateh-ul-Mulk Ali Nasir;
(3) Mr. Abdul Ghani;
(4) Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jadoon;
(5) Mr. Muhammad Khursheed; and
(6) Mr. Adnan Khan.

جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): جناب سپیکر، کاٹلنگ میں بہت ظلم ہوا ہے، مرحومین کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب سپیکر: ضرور جی۔ قادری صاحب، فضل الٰہی خان، کاٹلنگ میں جو مظلوم ڈرون حملے میں بے گناہ شہید ہوئے ہیں، آپ دعا کرتے ہیں؟ دعا کریں جی، آپ دعا کریں، ان کے لئے دعا کریں۔

جناب فضل الٰہی: میں بات کروں سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: ابھی دعا کر لیتے ہیں، دعا کر لیں کاٹلنگ کے شہداء کے لئے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اس پہ بعد میں بات کرتے ہیں، میں ایجنڈا لے لوں، ایجنڈے کو جلدی جلدی سے Sum up کر لیتے ہیں، اتنا لمبا ایجنڈا نہیں ہے، پھر اس پہ سیر حاصل گفتگو آپ بے شک کریں۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 6 'Call Attention Notices': Mr. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to move his call attention notice No. 219, in the House. Mr. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please.

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں ڈیپارٹمنٹ کا اور منسٹر ہیلتھ کا کہ انہوں نے مجھے Briefly بتایا ہے کہ جو Intent اس کال اٹنشن کا تھا، تو یہ بڑا ایشو آ رہا ہے کہ ہم اربوں روپے لگا رہے

ہیں لیکن Basically ہمیں پختونخوا میں نقلی دوائیاں جو بنائی جا رہی ہیں، ان کی ریگولیشن کا پتہ نہیں ہے اور جو لوگ ان کو Use کرتے ہیں تو اس میں ہمیں پتہ نہیں چلتا اور اکثر پھر اس میں Instead of prevention, we go toward operation اور کافی زیادہ فنانشل ان چیزوں کا Loss ہوتا ہے، تو انہوں نے مجھے اس میں بریف دیا ہے کہ Already اس میں کام ہو رہا ہے اور میری Intention اس میں صرف یہ تھی کہ Practically اسے کیسے Employ کیا جا رہا ہے، At the retail sector وہ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس پہ بیٹھ جائیں گے اور اگر پھر بھی اس میں کوئی بات ہے تو میں یہ Reserve کرتا ہوں، اس کو دوبارہ ٹیبل کریں گے لیکن فی الحال میں اس کو اس کنڈیشن پہ Withdraw کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her call attention notice No. 231, in the House. Ms. Rehana Ismail, MPA, please.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، اس کال اٹنشن سے پہلے مجھے ایک نوٹس ملا ہے آپ کی طرف سے، اگر اجازت ہو تو میں اس پہ تھوڑی بہت بات کر لوں؟

جناب سپیکر: آپ کو کوئی اور نوٹس ملا ہے؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، آپ کی طرف سے نوٹس ملا ہے۔

جناب سپیکر: میری طرف سے؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن جمع کی تھی، اس میں مجھے جواب ملا ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ پہلے بات کر لیں، پہلے اس کو لے لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: پھر اس میں بھی ایک دو منٹ اگر مجھے اجازت مل جائے تو۔

جناب سپیکر: وہ سیکرٹریٹ لیول کی بات ہے، چیمبر میں اس پہ ہم بات کر لیں گے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: چلیں ٹھیک ہے جی، جس طرح آپ کی مرضی ٹھیک ہے جی۔ جناب، یہ میں نے کال اٹنشن دیا تھا، میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبہ بھر اور بالخصوص پشاور میں گھریلو صارفین کے استعمال کے لئے سوئی گیس کو پلاسٹک کے تھیلوں میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں گیس کو استعمال میں لایا جاتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہے۔ ان شاپرز میں ایک بڑی سائز کے سلنڈرز سے کئی گناہ زیادہ مقدار میں گیس بھری جاتی ہے جو

کہ گھروں کے اندر کی چھتوں، گیراج یا بالکونی میں رکھی جاتی ہے، چونکہ یہ صرف اس گھر کے لئے نہیں بلکہ آس پاس کے تمام گھروں کو انتہائی خطرناک صورت حال میں ڈالنے اور ایک خودکش دھماکے کے مترادف ہے۔

جناب، آپ کو پتہ ہے، ہمارے صوبے کے حالات، پھر یہاں پر مجبوریاں اتنی ہیں، غربت ہے لیکن اس غیر قانونی کام کے لئے لوگ مجبور ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس میں انتظامیہ حرکت میں آئے، پہلے Awareness program چلائے کہ یہ کتنا خطرناک ہے، نہ صرف اس گھر کے لئے بلکہ آس پاس کے لوگوں کے لئے یہ تیار بم اپنے گھروں میں لگائے بیٹھے ہیں، تو اس سلسلے میں انتظامیہ کیا کچھ کر رہی ہے، نہیں کر رہی ہے یا خاموشی ہے، کچھ نہ کچھ تو اس سلسلے میں پیش رفت ہونی چاہیئے۔ ایک تو لوڈشیڈنگ کا اتنا بہت بڑا مسئلہ ہے کہ عوام مجبور ہو گئے ہیں، کبھی گیس پہ وہ پریشر پمپ لگاتے ہیں، کبھی ہم اس طرح۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات آ گئی ہے، لوڈشیڈنگ ایک دوسرا مسئلہ ہو جائے گا۔ جناب وزیر قانون صاحب، کون ریسپانڈ کرے گا؟ ارشد ایوب خان تو آج چھٹی پہ ہیں۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی میں کروں گا۔

جناب سپیکر: Okay. جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: شکریہ، جناب سپیکر۔ جو محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے کال اٹنشن کی طرف توجہ دلائی ہے اور ظاہری بات ہے کہ یہ بہت ہی ایک Sensitive issue ہے اور اس حوالے سے Already ہماری پشاور ایڈمنسٹریشن جو ہے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، انہوں نے دسمبر میں ایک نوٹی فلیکیشن جاری کیا تھا، ہو سکتا ہے یہ ان کو Provide کیا گیا ہو اس حوالے سے کہ جتنے بھی یہ شاپنگ بیگز ٹائپ کے وہ شاپرز ہیں، جن میں وہ گیس بھری جاتی ہے تو اس پہ پابندی لگائی گئی تھی اور اس حوالے سے دفعہ 144 کو بھی نافذ کیا گیا تھا، تو اس حوالے سے کافی جہاں پہ Potential sale points ہیں اور ان پہ Raids وغیرہ بھی ہوئے ہیں لیکن As such، کارروائی اس حد تک ہوئی ہے۔ باقی جناب سپیکر، یہ تو جہاں سے لوگ گیس بھرتے ہیں، وہ ان کا گھر ہی ہوتا ہے، وہ ادھر ہی Valve سے وہ گیس بھر لیتے ہیں اور جو لوڈ مینجمنٹ کے ٹائم پہ جس ٹائم گیس

بند ہو جاتی ہے تو اس ٹائم وہ پھر اس کو Consume کرتے ہیں، تو اس کی As such روک تھام تو ایک Social اور Public awareness سے ہی آ سکتی ہے کہ یہ بڑا خطرناک ہے اور اس سے نقصان ہو سکتا ہے۔ باقی ایڈمنسٹریشن اپنے لیول پہ اس کے اوپر جہاں تک اس کے شاپنگ بیگز یا وہ Facility ہے جس میں گیس بھری جاتی ہے تو اس پہ کریک ڈاؤن کر سکتی ہے اور اپنے لیول پہ وہ کر بھی رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کتنا ایک اس پہ فرق پڑا ہے؟ ان شاپروں کو آپ سیاسی ورکرز Declare کیوں نہیں کرتے تاکہ یہ ایک دم پکڑے جائیں؟

<u>وزیر قانون:</u> (قہقہہ) اس بات میں تو وزن ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، یہ بڑی Alarming ہے، دیکھیں گھروں میں بچے ہیں، ہماری بچیاں ہیں، خواتین ہیں، بزرگ ہیں، تو یہ تو انتہائی Dangerous کھیل ہے، تو اس پہ کم از کم ایڈمنسٹریشن کو کچھ سخت قسم کی ہدایت دیں تاکہ وہ اس پہ کوئی عمل درآمد کر سکے اور لوگوں کی سیفٹی اس سے ہو سکے تاکہ آنریبل جو ایم پی اے صاحبہ ہیں جنہوں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے، ان کو بھی کوئی اطمینان ہو کہ جو میں نے بات کی ہے، اس پہ کوئی اثر بھی ہو رہا ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> سپیکر صاحب، Basically issue یہ ہے کہ ایس این جی پی ایل کی طرف سے جو یہ لوڈ مینجمنٹ کے نام پہ وہ گیس بند کر لیتے ہیں، یہ بڑا Alarming issue ہے کیونکہ ہمارا پراونس جو ہے وہ Producing province ہے، یہاں پہ گیس کی پروڈکشن ہوتی ہے، آئل اینڈ گیس کی Facilities ہیں ہمارے پاس، خاص طور پر ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس میں اور ہم صوبہ (ہوتے ہوئے) میرے خیال میں ڈبل سے بھی زیادہ، اپنی Requirement کے ڈبل سے بھی زیادہ ہم Produce کرتے ہیں جو کہ Surplus fifty percent سے زیادہ ہم وفاق کو اور باقی صوبوں کو دیتے ہیں، تو میرا ماننا ہے چونکہ یہ ایس این جی پی ایل فیڈرل سبجیکٹ ہے تو اس پہ As such صوبے کی اس طریقے سے دسترس نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Marketing companies ہیں، سر، میری عرض سمجھیں، جو حکومتوں کو بے وقوف بنا رہی ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی سنجیدہ ڈائیلاگ کریں، ان Marketing companies کو کسی Limitation کے اندر لائیں، یہ ادارے، تو ہمیں تو یہی رونا ہے کہ یہ ادارے کھیل رہے ہوتے ہیں پبلک کے ساتھ بھی اور گورنمنٹ کے ساتھ بھی۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> سپیکر صاحب، یہی اسی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور پھر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے، ایسی بات بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون: اسی پوائنٹ پہ میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیسے کمانے کے لئے یہ تگڑے ہیں۔

وزیر قانون: کیونکہ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ کی طرف سے یہ Point raise کیا گیا ہے، تو یہ Issue basically یہی ہے کہ وہ لوڈ شیڈنگ یہاں پہ کیوں کر رہے ہیں ہمارے صوبے میں؟ اور بلاوجہ کر رہے ہیں، لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں، لوگوں کو اس بات پہ مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ ایل پی جی سیلنڈر استعمال کریں اور جس سے کافی حادثات ہوئے بھی ہیں اور ہونے کا خدشہ بھی ہے اور لوگوں کو بلاوجہ ان کی جیبوں پہ بوجھ ڈالا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی ایسا حل نکالیں، Administratively ایسا کوئی حل نکالیں، بٹھائیں ان کو، ان کے ساتھ کچھ چیزیں طے کریں تاکہ لوگوں کے لئے آسانیاں ہوں۔ جی محترمہ۔

وزیر قانون: محترمہ کو ہماری یہی ریکویسٹ ہے کہ وہ اپنی پارٹی سے یہ ریکویسٹ کریں کیونکہ ان کی فیڈرل میں گورنمنٹ ہے، ہمارے تقریباً تمام یہاں پہ جتنے بھی اپوزیشن کے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ اپنی پارٹیز سے اپنے لیول پہ وہ وہاں Agitate کریں، پوائنٹ کو Raise کریں کہ ہمارے صوبے میں، کیونکہ سرپلس ہماری پروڈکشن ہے اپنی یوٹیلیٹی سے، تو Kindly یہ لوڈ شیڈنگ یہاں پہ نہ کریں، اس کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: آپ جو شاپروں والی بات ہے، اس پہ یہ ہدایت کر دیتے ہیں ڈپٹی کمشنرز کو اور ان کو۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہے کہ اس میں جو ہمارے پراونس لیول پہ جو Deal کرتے ہیں، جو ان کے جی ایم ہیں، ایس این جی پی ایل کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سر، جی ایم نہیں، آپ اس کے ایم ڈی کو طلب کریں، اس کے چیف ایگزیکٹیو کو طلب کریں، آپ کر سکتے ہیں ناں، آپ کیوں نہیں کرتے، آپ ان کو طلب کریں، یہ جواب دیں کہ ان کی پروڈکشن کتنی ہے؟ آپ کا شیئر کتنا بنتا ہے؟ اور یہ شیئر آپ کو کیوں نہیں مل رہا؟

وزیر قانون: سر، ایم ڈی کو تو آپ طلب کریں، یہاں پہ وہ ہمیں جواب دیں کہ یہ لوڈ شیڈنگ کیوں کر رہے ہیں؟ اور جو ہماری پروڈکشن ہے اور یوٹیلیٹی ہے، وہ تو سب کے سامنے ہے، وہ تو ڈیپارٹمنٹ سے ابھی ہم وہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس بات کو سمیٹتے ہیں، یہ بہت آگے چلی جائے گی۔ جی، لالا کا مائیک On کریں، رنگیز خان کا۔

جناب رنگیز احمد (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ جو کوئسچن آیا ہے، یہ دراصل لوکل گورنمنٹ کا نہیں ہے، یہ تو اوگرا(OGRA) کا کام ہے یا جو ایل پی جی کا کام ہے، تو یہ اوگرا Regulate کرتا ہے اس کو، Oil and Gas Regularity Authority کی جو کمپنی ہے یا کم از کم Distributers ہیں یہاں پہ، ان پہ پابندی لگانی چاہیئے کہ کیوں اس شاپر میں گیس بھرتے ہیں، ان کے اوپر پابندی لگائیں، یہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے، ٹھیک ہے سوئی گیس بھی ہے اور یہ سلینڈر گیس بھی ہے، چونکہ (خاموشی) سوئی گیس هم دغه کوی هغې کښې، سر، ایسا ہے کہ چھوٹے سلینڈر مارکیٹ میں دستیاب ہیں، ایک کلو سے لے کر پانچ چھ کلو تک، تو اگر کسی نے گیس بھرنی ہے تو چھوٹے سلینڈروں میں بھریں، یہ شاپر کے اوپر سختی سے پابندی لگانی چاہیئے اور یہ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ کا کام ہے کہ ان کو آپ کہہ دیں کہ شاپر میں کوئی گیس نہ بھریں تو تب ہی جا کر یہ مسئلہ حل ہو گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: پیر مصور صاحب، اچھا، یہ بات بڑی لمبی ہو گئی، جی۔

جناب مصور خان (معاون خصوصی برائے موسمیاتی تبدیلی، جنگلی حیات و ماحولیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، اصل میں بات یہ ہے کہ میڈم نے جو کوئسچن اٹھایا ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ گھروں میں شاپر میں گیس بھر رہے ہیں۔ اصل میں اس کا میرے خیال سے یہ ہے کہ باہر سے شاپر میں لے کر جاتے ہیں، سر، اس کی ضرورت کیوں آئی؟ اس کی ضرورت اس لئے آئی کیونکہ گیس کی لوڈشیڈنگ بے انتہا زیادہ ہو گئی ہے، اگر اس کے کنٹرول۔۔۔۔

جناب سپیکر: داؤد شاہ، آپ نے اگر کوئی بات کرنی ہے تو لابی میں کریں۔

معاون خصوصی برائے موسمیاتی تبدیلی، جنگلی حیات و ماحولیات: سپیکر صاحب، میری اپنی ایک رائے ہے اور میرے خیال سے سارا ایوان بھی میری یہی رائے سے متفق ہو گا کہ ہم اس طرح کرتے ہیں کہ یہ جو ہمارا ادھر سوئی گیس کا ایم ڈی ہے یا ڈی جی ہے، اس کو بلانا چاہیئے اسمبلی میں، کیونکہ ہمارے پاس یہ نہیں آ رہا ہے، یہ وفاق کے ساتھ آ رہا ہے، تو ہمارے پاس یہ Option ہے، جس طرح ہم نے واپڈا والوں کو ایک دو دفعہ ادھر بلایا تھا، اس طریقے سے ہم اس کو بلالیں اور اس کو سمجھا دیں کہ چلو سردیوں میں تو آپ لوگ لوڈشیڈنگ کر سکتے ہیں کیونکہ گیس کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، گیس کم ہوتی ہے لیکن اس ٹائم ضرورت کیا ہے

کہ اس ٹائم بھی لوڈشیڈنگ کر رہے ہیں سوئی گیس کی، اور میڈم جو کہہ رہی ہیں کہ شاپر میں لوگ گیس گھروں میں ڈالتے ہیں تو یہ باہر سے نہیں لے کر جاتے، اپنے گھروں میں انہوں نے شاپرز رکھے ہیں، ٹینکی رکھی ہوئی ہے، اس لئے کہ وہ ادھر گیس سٹور کرتے ہیں اور بعد میں وہ اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں، تو اس کو تو میری ایک درخواست ہے، سارے ایوان سے، اور اس میں میرے خیال سے یہ بھی متفق ہوں گے کہ سوئی گیس (سربراہ) کو جو ادھر KP کو Deal کر رہا ہے، اس کو بلالیں اسمبلی میں، اور اس پہ آپ نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے یا جو بھی ہے وہ کریں گے لیکن وہ بلانا بہت ضروری ہے کیونکہ لوڈشیڈنگ انتہا پہ چلی گئی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ جہان یوسف صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ شاہ جہان یوسف صاحب، بات کرلیں۔

<u>سردار شاہ جہان یوسف:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ جو کونسچن ہے وہ کافی سیریس ہے اور اس پہ جو کال اٹنشن ہے، منسٹر صاحب نے بھی اپنا جواب دیا لیکن اس میں بات یہ ہے کہ یہ جو شاپرز ہیں، میرا تو ایک کونسچن یہ بھی ہوگا منسٹر صاحب سے کہ آیا گورنمنٹ نے جو کریک ڈاؤن کیا تو اس میں وہ شاپرز کونسے ہیں؟ ان کا سٹینڈرڈ کیا ہے؟ یا عام شاپرز میں کرتے ہیں یا لوگ Balloons میں کرتے ہیں؟ یہ تو ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے کہ اس طرح کی وہ جو سوئی گیس جب آتی ہے تو پھر وہ Storage کی جاتی ہے، پھر اس کو Utilize کیا جاتا ہے، تو یہ انتہائی Dangerous اور بڑا خطرناک ہے، یہ بڑی سنجیدگی کی بات ہے۔ دوسری بات جو ہے کہ گیس ڈیپارٹمنٹ سے بات بھی کی جاسکتی ہے، ہم ممبران کی کمیٹی بھی ہے پاور کی، تو منسٹر صاحب، سپیکر صاحب کی جو انسٹرکشن ہوگی تو ضرور اس پہ بات ہو لیکن یہ جو لوڈشیڈنگ ہے گیس کی، یہ تو اسلام آباد میں بھی ہوتی ہے، ہم "کے پی ہاؤس" میں رہتے ہیں، وہاں پہ گیس نہیں ہوتی، سردیوں میں نہیں تھی، یہ ایشو جو بنتا ہے وہ ہمارا جہاں پہ Concern ہوتا ہے کہ وہاں آیا دوسرے صوبوں میں بھی اس طرح کا پروسیجر ہے، وہ ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا؟ اگر یہاں پشاور میں ہو رہا ہے کیونکہ مانسہرہ میں اس طرح کا میں نے نہیں سنا کہ کسی جگہ ہوا ہے، وہاں پہ الحمد للہ گیس بھی ہے کیونکہ وہاں لوڈشیڈنگ کم ہوتی ہے، پنڈی میں زیادہ ہوتی ہے، پشاور میں زیادہ ہوتی ہے لیکن وجہ یہ ہے کہ میرے لئے یہ Concern ہے، اس ہاؤس کے لئے بھی کہ یہ اس طرح کا ایشو، جو اس طرح کے حالات ہیں، اس میں انتہائی خطرناک اور انتہائی Dangerous ہیں لوگوں کے لئے بھی اور پھر اگر وہ شاپرز استعمال ہوتے ہیں تو وہ کس سٹینڈرڈ کے استعمال ہوتے ہیں، اس کا میں ریسپانس چاہوں گا منسٹر صاحب سے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، آپ ایک دو چیزیں ہمیں ہاؤس کو Ensure کرادیں، اس لمبی بحث میں نہیں جاتے، وہ بعد میں ہم دیکھ لیں گے، اگر ہم نے یہاں طلب کرنا ہے، ہم ان کو یہاں طلب کرلیں گے اور اگر گورنمنٹ نے اپنے End پہ دیکھنا ہے تو پھر آپ لوگ اسے طلب کریں گے، ٹھیک ہے، ہمیں کوئی ایشو نہیں، ہم ان شاء اللہ جب چاہیں گے انہیں طلب کرلیں گے، جب آپ لوگوں کی خواہش ہوگی، شاپروں کے اوپر آپ ایک مرتبہ پھر کریک ڈاؤن کرائیں، اس کو آپ ہمیں Ensure کرائیں تاکہ ہماری عورتیں بچے اور یہ لوگ محفوظ رہیں۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بالکل سر، میں Ensure کراتا ہوں کہ جو شاپر کے Sale points ہیں، جتنے بھی ہیں، ان پہ خاص طور پہ نظر رکھی جائے، اس کے اوپر کریک ڈاؤن کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ، چونکہ میں اس کے اوپر بہت لمبی ڈسکشن میں نہیں جانا چاہ رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، بہت ہو گیا۔۔۔

وزیر قانون: حالانکہ یہ Basically جو ایشو ہے وہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ہی ہے، تو اس کے اوپر اگر ہمارے اپوزیشن کے جو ممبرز ہیں، وہ اپنی پارٹی سے جو ان کی برسر اقتدار ہے، اس سے بات کرلیں، باقی ایم ڈی صاحب جو ہیں ان کو میری Suggestion یہ ہے کہ اس کے اوپر ایک ریزولیوشن آجائے، ہماری پراونشل ادھر ٹریژری سے، بلکہ پورے ہاؤس سے کہ ہمارے صوبے میں چونکہ ہم Surplus production کرتے ہیں تو ہمارے صوبے میں لوڈ شیڈنگ نہ کی جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، یہاں ہم جو Matters لے کر آتے ہیں وہ اس صوبے سے Related ہوتے ہیں، اگر فیڈرل گورنمنٹ اس میں ملوث ہے تو یہاں پر گورنمنٹ کس چیز کی ہے؟ یہاں کا Right لے کر آنا آپ کی ذمہ داری ہے، ہم یہاں پر جو کچھ بھی لے کر آتے ہیں وہ اسی طرح شاپر میں آپ لوگ باندھ کر ہواؤں میں اڑا دیتے ہیں کہ بھئی یہ تو Federal matter ہے، اس سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے، یہ بات آپ نہیں کرسکتے ہیں کہ یہ صوبہ آپ نے چلانا ہے، یہاں پہ لوڈ شیڈنگ ہے، گیس نہیں ہے، سی این جی نہیں ہے، یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ یہاں پہ Provide کریں، یہاں پر جو Illegal Activity ہے اس کو کنٹرول کرنا ہے اور انتظامیہ آپ کے پاس ہے، یہ سب مینجمنٹ آپ

لوگوں کا کام ہے اور ہم آپ سے اس کی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ لوگوں نے کرنا ہے، کسی فیڈرل گورنمنٹ پہ ڈال کر خود بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں بات کرتا ہوں اس پہ، دیکھیں صوبے کے اندر حکومت ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد بہت بڑے اختیارات صوبوں کے پاس ہیں، بہت سارے محکموں کے، تو صوبے کی حکومت کسی بھی ادارے کے ساتھ Negotiate کر سکتی ہے اور اس کے ساتھ بات کر سکتی ہے، تو جو چیز ہے وہ ان شاء اللہ Take-up کریں گے، انہوں نے Ensure کرادیا ہے، اس کو بھی ایڈریس کر دیں۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی مجریہ 2025ء کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No 7. ‘Introduction of Bill’: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Amendment) Bill, 2025, in the House. Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا عدالتی افسران کا فلاحی فنڈ مجریہ 2025 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No 8. ‘Introduction of Bill’: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025, in the House. Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معدنیات و کان کنی مجریہ 2025 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Additional agenda item No 9. ‘Introduction of Bill’: The Minister for Law, to please introduce the Khyber

Pakhtunkhwa, Mines and Minerals Bill, 2025, in the House. Minister for Law, please.

جناب شکیل احمد: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی شکیل خان۔

جناب شکیل احمد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکیل خان کا مائیک On کر دیں، Introduction کے بعد بات کرتے ہیں یا پہلے کرتے ہیں؟

جناب شکیل احمد: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ ایک ایڈیشنل ایجنڈا آئٹم آگیا، The Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals Bill, 2025. اگر اجازت ہو تو میں اس پر مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکیل خان، اگر اس کو Introduce کرادیں اور اس کے بعد آپ بات کرلیں۔

جناب شکیل احمد: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے نا۔

جناب شکیل احمد: ٹھیک ہے، آپ کی مرضی سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Introduction کے ٹائم پہ Usually، دیکھیں مجھے Introduce کرانے دیں، Introduce کرالیتے ہیں، اس کے بعد بے شک آپ، چلیں پہلے آپ بات کرلیں، ٹھیک ہے۔

جناب شکیل احمد: سر، مجھے ذرا موقع دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وزیر صاحب، آپ بھی بات کرلیں، آپ بھی بات کرلیں۔

جناب شکیل احمد: زه خبره کوم۔ اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپيکر صاحب، دا نن چې کوم ايډيشنل ايجنډا آئټم راغلے دے، مائنز منرلز ايکټ، 2025 بل کښې امنډمنټ، زه د دې په Background باندې مختصر خبره کوم۔ د ټولونه اولنئی خبره زه دا کوم چې دا اداره SIFC (*Special Investment Facilitation Council)* چا جوړه کړې ده؟ هغه وزير اعظم جوړه کړې ده چې هغه په فارم سينتاليس باندې راغلے دے، د هغه مينډيټ جعلی دے، د هغه آئينی او قانونی حيثيت نيشته او دويم د هغه سره شوک دے؟ هغه ريټائرډ

جرنیل کوم چې په 24 نومبر 2022 باندې ریټائرډ شوے وو او د دې ملک آرمی چیف جنرل باجوه په 27 نومبر 2022 باندې ریټائر شوے وو او هغه ریټائرډ جرنیل نن زما د فوج د سپه سالار په مورچې او په کرسئی باندې ناست دے۔ دا اداره غیر آئینی ده، دا غیر قانونی ده، دا غیر اخلاقی ده، د دې هیڅ آئینی او قانونی او اخلاقی جواز نیشته او بیا SIFC جوړه شوې د څه د پاره ده؟ Special Investment Facilitation Council چې دلته کوم Direct investment راځی، د هغې Facilitation د پاره، نو زما اولنے سوال دا دے چې په 2023 کښې دا اداره جوړه شوې ده، نن 2025 دے، دوه کاله اوشول، څومره Direct investment دلته راغلے دے؟ د هغې ډیټا دې پبلک کړے شی او چې کله زما So called elite class، اشرافیه چې په هغې کښې زما پرائم منسټر شامل دے، په هغې کښې د دې ملک پریزیډنټ شامل دے، په هغې کښې زما Interior Minister شامل دے، په هغې کښې فنانس منسټرشامل دے، په هغې کښې فارن منسټر شامل دے، په هغې کښې د سپریم کورټ ججان شامل دی، په هغې کښې د فوج جرنیلان شامل دی چې د هغوی خپل Investment، خپله پراپرټی په بهر ملک کښې پراته وی (تالیاں) نو دا به کوم پاګل سړے وی چې هغه به دلته Investment راؤړی؟ دا اصل کښې د دې ملک په وسائلو باندې د قبضې یو سازش دے۔ جناب سپیکر، دویم پوائنټ زما دا دے چې د Eighteenth Amendment نه پس ډیر ډیپارټمنټس او Powers decentralized شوی دی، Devolved شوی دی، Provincial autonomy ملاؤ شوې ده، دا ایکټ د صوبائی خودمختارئ Against دے، دا د آئین پاکستان Against دے، زه حیران په دې یم چې دا کیبینټ Approve کړے څنګه دے او په دې اسمبلئ کښې ټیبل شوے څنګه دے؟ دا خو شلول غواړی او ردی ټوکرئ ته، ډسټبین ته غورزول غواړی (تالیاں) اوجناب سپیکر، بیا SIFC دے څه شے؟ دیکښې Major shareholders چې دی هغه ملټری اسټیبلشمنټ دے، نن پینځه پرائیویټ لیمټډ کمپنئی جوړې شوې دی د مائنز اینډ منرلز د پاره، د ایګریکلچر د پاره، د ټورازم د پاره، د آئل اینډ ګیس د پاره، آیا د فوج کار دا دے که د فوج کار زما د باړډر سیکیورټی ده، ماله امن راکول دی؟ نن زما جماتونه محفوظ

نه دی، نن زما کور محفوظ نه دے، نن زمونږ حجرې بازارونه محفوظ نه دی، نن د دې قوم مشران قتل کیږی، نن د دې ملک عالمان قتل کیږی او دا کوم ډرون اټیک چې په کاټلنگ کښې هغه بله ورځ شوے دے، د دې نه شرم ناکه واقعه نور څه کیدے شی؟ (تالیاں) دا Intelligence failure دے، (تالیاں) دوئ دې په خپل کار باندې فوکس اوکړی، د ده چې کوم آئینی ډومین دے د هغې دننه دې کار اوکړي۔ زما دا ریکویسټ دے جناب سپیکر، چې مونږ ډیر وهل اوخوړل، د پښتنو ډیر قتل عام اوشو او زمونږ د خپلو ادارو د لاسه اوشو، نن په دې ملک کښې که دهشت گردی ده، که په دې ملک کښې غربت دے، که په دی ملک کښې بدامنی ده، د هغې صرف یوه اداره ذمه داره ده چې هغه زمونږ پاک فوج دے، فوج اداره مونږ Own کوؤ، مونږه ئے احترام کوؤ خو د هغې د جرنیلانو د فیصلو سره مونږ اختلاف کوؤ۔ نن که په دې ملک کښې Terrorism دے، دهشت گردی ده، مری د فوج ځوانان او لاندې کرنل رینک پوری افسران، او عیاشی او مزې څوک کوی؟ هغه بریگیډیئر او د بریگیډیئر نه بره رینک جرنیلان۔ جناب سپیکر، زه ډیر په احترام او په ادب سره چې دا څیز چونکه د مائنز اینډ منرلز منسټر نشته، دا منسټری د چیف منسټر سره ده، نو عموماً چې منسټر نه وی نو هغه Bill present کوی لاء منسټر، نو لاء منسټر صاحب ته به زما دا ریکویسټ وی چې دا Bill بالکل مه Present کوه او زه یو خبره کوم، که دا غلطی مونږ اوکړه، د چا د خواهشاتو، د چا د مفاداتو په بنیاد، نو زمونږ قوم، زمونږ بچی، زمونږ نسلونه او تاریخ به مونږ چرته معاف نه کړی۔ آیا که زما په مائنز منرلز ایکټ کښې Flawsوی نو هغه د پراونشل گورنمنټ خپل لیول دے، په هغې کښې ریفارمز او په هغې کښې امنډمنټ دې راؤړی، (تالیاں) د هغې د پاره دې یو ټاسک فورس جوړ کړی، هغې کښې دې هغه خلق واخلی چې د هغې Expertise وی، چې دې صوبې ته هم مالیاتی فائده اوشی او د دې صوبې عوامو ته هم مالیاتی فائده اوشی۔ د دې نه مخکښې جناب سپیکر، زه دا بل یو ډیمانډم هم کوم، زه ریکویسټ کوم صوبائی حکومت ته چې دلته کوم کیئر ټیکر گورنمنټ وو، صوبائی کیئر ټیکر گورنمنټ چې کوم نگران حکومت چې وو، د هغې ډومین او مینډیټ صرف دا وو او دا دے چې دے

به صرف مقرره وخت کښې صاف ستهرا او شفاف الیکشن کوی، هغه Policy decisions نه شی اغستلے ، هغه زما د صوبې د ټورازم ډیپارټمنټ ټول Assets چې دی، دلته ایډوائزر صاحب به ناست وی، چرته د ټورازم چې څومره د ټورازم ډیپارټمنټ Assets دی، د PTDC motels دی، Hotels دی، Resorts دی، هغه ئے هم دغه فوجیانو ته د Thirty years د پاره په Nominal lease باندې حواله کړی دی او په ریټ باندې، زه دا هم ریکویسټ او دا ډیمانډ کوم د پراونشل ګورنمنټ نه چې هغه فیصله دې Reverse کړی، هغه هم غیر آئینی ده، غیر قانونی ده، غیر اخلاقی ده (تالیاں) او زه دا هم ریکویسټ کوم خپل چیف منسټر ته، خپل پراونشل ګورنمنټ ته چې هغه دې دا SIFC دا اداره Disown کړی۔ ډیره مهربانی او ډیره مننه۔

جناب فضل الہٰی: سپیکر صاحب، یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی فضل الہٰی۔

جناب فضل الہٰی: سر، ایک بات کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ کر لیں، پھر آپ کر لیں، بس میرا خیال ہے اس پہ بڑی اچھی تفصیل سے انہوں نے تمام جو خدشات تھے، ان کا اظہار کر دیا ہے۔

جناب فضل الہٰی: خیر ہے تھوڑا حصہ ہم بھی ڈالیں گے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ بھی بول لیں پھر آپ بول لیں سر۔

جناب فضل الہٰی: جناب سپیکر، غنی! یو منټ صبر اوکړه۔

جناب سپیکر: دیکھیں میری ایک بات سنیں، یہ Introduction stage ہے۔

جناب فضل الہٰی: یہ جو ہمارے بھائی نے بات کی، شکیل خان صاحب نے، انہوں نے تفصیل سے بات کی، میرے خیال میں جو بھی مائننگ میں آتے ہیں اور اس میں Invest کرتے ہیں پانچ سال دس سال، مائننگ کا جو کام ہے وہ اس تک پہنچنے کے لئے اتنا ہی وقت درکار ہوتا ہے سپیکر صاحب، اور پھر اس کو وہاں پر سٹاپ کریں گے اور پھر اس کی مائننگ کی جو لیز ہے، اس کو کینسل کیا جائے گا اور ساتھ پھر ایک آفر دیں گے کہ جی جو سب سے زیادہ بولی دینے والا بندہ ہے تو وہ صرف FWO ہے، پاکستانیوں کے خون کو چوسا گیا ہے، اب تو خون ہی نہیں رہا ہم میں، تو وہیں جائیں گے اور اس بل کا ٹوٹل مقصد یہ ہے کہ ہم مقروض رہیں، ہمارے

بچے بھی مقروض رہیں، آپ کے بچے بھی مقروض رہیں، اس قوم کے، اس صوبے کے، کہ اگر ہم یہ وفاق کے حوالے کریں گے، یہ تو میرے خیال میں یہ ظلم ہے، زیادتی ہے اس صوبے کے ساتھ، اس مٹی کے ساتھ، جیسے کہ اب آپ دیکھیں، خیبر پختونخوانے تین دفعہ، ریکارڈ ہے KP کا، سپیکر صاحب، ریکارڈ ہے، تین دفعہ صوبائی حکومت آپ کو دیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام آپ لوگوں پر ایمان رکھتے ہیں کہ انصاف والے لوگ ہیں، حق و سچ والے لوگ ہیں۔ یہ بل، جہاں تک میں نے سنا ہے، رات کے گیارہ بجے کیبنٹ سے ایمرجنسی میں پاس کیا گیا اور آج اسمبلی میں لایا گیا ہے، کسی ممبر کو پتہ نہیں اور اس میں جو مائننگ ہے اس کو ٹوٹل FWO کو حوالہ کیا جا رہا ہے جی۔۔۔۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات)</u>: رمضان میں نو بجے رات کو کیبنٹ کی میٹنگ ہوتی تھی۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: جب میں بات کرتا ہوں تو آپ کیوں۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات</u>: نہیں، غلط بات کر رہے ہو نا۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: میں غلط نہیں کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: خیر ہے خیر ہے، آپ ٹھہریں، خیر ہے۔ دیکھیں فضل الٰہی خان، آپ کا Point plead ہو گیا۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: آپ نو بجے کریں، دس بجے کریں، ہم غلط بات نہیں کرتے، ہمیں پتہ ہے کہ کس کے کہنے پر یہ کیا جا رہا ہے۔ بس سپیکر صاحب، یہ تین تین دفعہ جو حکومت دی گئی ہے، جیسے کہ کاٹلنگ میں ڈرون اٹیک ہوا ہے، اس طرح کا یہ بھی ایک اور ڈرون اٹیک ہے صوبے کی معیشت پہ، تو لہذا اس بل کو واپس کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عدنان خان۔

<u>جناب عدنان خان</u>: **اعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔** شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں گزارش کرتا ہوں گورنمنٹ بینچز سے اور اپنی جو کیبنٹ ہے، ان سے کہ پہلے تو اس کی Introduction ہونی ہی نہیں چاہیئے کیونکہ جب ایک بل Introduced ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر پھر لے دے ہو گی، یہ تو سراسر ہی غلط ہے، اس کے اوپر شکیل خان نے بہت مفصل گفتگو کی ہے اور میں اس گفتگو میں نہیں جانا چاہتا لیکن میری مؤدبانہ گزارش ہے کیونکہ ایک طرف ہم دہشت

گردی کا شکار ہیں اور دوسری طرف ہم اپنے جو وسائل ہیں، اپنے جو ریسورسز ہیں، یہ ہم فیڈرل کے سپرد کر رہے ہیں، اگر فیڈرل نہیں تو ہم کس کے سپرد کر رہے ہیں؟ فوجی جو ادارے ہیں، ان کے سپرد کر رہے ہیں، پھر ہم یہاں پہ گلہ بھی کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ وہ ہو رہا ہے، تو ہمارے لئے نہ اس صوبے میں کوئی انڈسٹری ہے، ہمارے لوگ غریب ہیں اور خصوصاً ہمارے قبائل جو ہیں، میں Merged area سے Belong کرتا ہوں، میرے ساتھ Merged area جو ہے وہ Fifty percent سے بھی زیادہ لگا ہوا ہے، تو ہمارے لوگ غریب ہیں، یہ مائنز اینڈ منرلز سے وہ کاروبار چلا رہے ہیں، اگر ہم یہ بھی Strategic assets declare کر دیں، تو میری جتنی بھی معدنیات ہیں وہ تو ساری Strategic assets ہو گئیں، میں کس کس معدنیات کو Strategic assets کی لسٹ سے نکالوں گا؟ ہمیں فوج سے کوئی اختلاف نہیں ہے، فوج ہمارا ادارہ ہے، ہم فوج کے متوالی ہیں، ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم اس کے خلاف ہیں لیکن ہم اپنے حقوق کے اوپر کسی کو قبضہ کرنے نہیں دیں گے، یہ میرا دوٹوک موقف ہے اور میری حکومتی بینچز اور اپوزیشن بینچز سے یہ درخواست ہے کہ خدارا اس کو Introduce نہ ہونے دیں، میں تو کم از کم اپنی حد تک اس کو Introduce ہونے کے خلاف ہوں، میں اس بل کو Introduce بھی نہیں ہونے دوں گا، میں اپنا ووٹ بھی اس کے خلاف دوں گا کیونکہ یہ بدنامی میں اپنے گلے میں طوق باندھ کر نہیں ڈال سکتا ہوں کہ یہ بدنامی میرے گلے پڑ جائے کہ یہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے اور یہ بل پیش کر رہے تھے اور اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی ہے، میں تو اس کو Introduction کے بھی خلاف ہوں۔ Thank you very much.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، میری ایک بات، میری ایک عرض سن لیں، میری عرض سن لیں، آپ ایک منٹ ہی لیں گی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ بل پہلے بھی اس اسمبلی میں آیا تھا جس میں میرے اور احمد کنڈی صاحب کی امنڈمنٹس تھیں اور جس میں یہ سب ہمارے ساتھ متفق تھے اس وقت کہ ہم اس بل کو پاس نہیں کرائیں گے کیونکہ ہمارے صوبے کے لئے یہ ایک نقصان ہے اور ہمارے صوبے کی معیشت کے لئے، اس سے ہمارا صوبہ بہت بڑے خسارے میں جائے گا۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس وقت یہ اسمبلی Adjourn ہو گئی تھی اور چاہیئے تھا کہ دوبارہ اگر کیبنٹ اس بل کو ادھر بھجوا رہی ہے اسمبلی میں،

توکم سے کم ہم سب ایم پی ایز کو اس کو کمیٹی میں بھجوانا چاہیئے تھا اور ان سب کا اس میں اظہار خیال، اور اس کا یہ کہ یہ ہونا چاہیئے کہ نہیں جائے گا۔ اور اس دفعہ جو بل آیا ہے، اس کے لئے ہم سب کھڑے ہیں کہ اس کا Introduction بھی نہیں ہوگا۔ سپیکر صاحب، اس طرح کوئی بھی بل، سپیکر صاحب، پلیز توجہ دیں، سپیکر صاحب، یہ بتائیں کہ یہ آپ لوگ کتنے ارب میں یہ ہماری ان منرلز کو بیچ رہے ہیں، اس کا بھی بتادیں آپ لوگ، کیونکہ ہماری اس اسمبلی میں، جب سے یہ پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے تو یہی باتیں ہو رہی ہیں اور تو کچھ بھی نہیں ہے کہ اتنی کرپشن ہوئی ہے، اتنی ہوئی ہے، ایک دوسرے کے اوپر وہ ہو رہے ہیں، ہمارے صوبے کے حالات بھی خراب ہیں اور ساتھ میں ہماری معیشت کو بھی آپ لوگ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ارباب عثمان صاحب، Kindly آپ دومنٹ تشریف رکھیں، گزارش یہ ہے نا، کسی بھی بل کے Introduction کے وقت بڑی Limited اس کی گنجائش ہوتی ہے، جب Consideration Stage پہ آپ جاتے ہیں تو پھر اس پہ Detailed deliberation بھی ہوتی ہے، ڈسکشن بھی ہوتی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی جاتا ہے، سلیکٹ کمیٹی کو جاتا ہے، اس پہ سپیشل کمیٹی بن سکتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب، آپ اس بل کے Principles کو، ذرا ان کو Explain کر دیں، آپ کی بات سے تھوڑی Clarity ہو جائے گی۔

<u>جناب فضل الٰہی:</u> سپیکر صاحب، امنڈمنٹ کا موقع دیا جائے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب، میرے خیال میں اس کو ابھی نہیں آنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیوں نہیں آنا چاہیئے، یہ تو کوئی بات نہیں ہے نا، دیکھیں آپ میری ایک بات سمجھ لیں کہ آپ سمیت سارے میرے لئے معزز ہیں، ہم سارے Representatives ہیں، گورنمنٹ نے بل ہم کو بھیجا ہے، بل کس نے پاس کرنا ہے؟ بل اس اسمبلی نے پاس کرنا ہے، ڈسکشن آپ نے کرنی ہے، اس پہ ووٹ آپ نے کرنا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی آپ لوگوں کی ہے، جو سلیکٹ کمیٹی بنے گی وہ بھی آپ لوگوں کی ہوگی، تو جو جو چیز آپ چاہیں گے، دیکھیں صوبے کے مفادات ہمارے وزیراعلیٰ کو بھی عزیز ہیں، ہمارے کیبنٹ ممبرز کو بھی عزیز ہیں، ہم سب کو بھی عزیز ہیں، میں نہیں سمجھتا کوئی آدمی ایسا ہوگا کہ جو صوبے کے مفادات کے اوپر کسی بھی قسم کا کوئی Compromise کرے گا، اس کو میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہم Introduce ہونے دیتے ہیں، اس کی جب ہم Consideration کریں گے تو اس کے لئے

Monday والے دن آپ سب تیار ہو کر آئیں، اس کے اوپر ڈسکشن بھی ہو گی، آپ لوگ چاہیں گے تو میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجوں گا، آپ لوگ چاہیں گے تو میں اس پہ سلیکٹ کمیٹی بنادوں گا اور ایک وسیع کمیٹی بنادوں گا، آپ بالکل اس پہ Detailed deliberation کریں، جو جو چیز آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے صوبے کے لوگوں کے حقوق کو نقصان ہو سکتا ہے، وہ بیچ میں سے آپ نکال دیں، اس پہ امنڈمنٹ لائیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، اگر ہم ایک بل کے Introduce ہونے سے پہلے اتنی لمبی بحث میں چلے جائیں گے تو پھر تو چیزوں کی وقعت نہیں رہے گی۔ Ji, honourable Minister Law, please.

<u>جناب فضل الٰہی</u>: سب ممبران کو کاپیاں Provide کی جائیں اور ٹائم دیا جائے۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات)</u>: اس وقت کاپیاں آپ کے ٹیبل پر ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس کو Introduce ہونے دیں پھر ٹائم بھی دیں گے۔ جی آفریدی صاحب، ٹھہریں آفریدی صاحب کی بات سن لیتے ہیں، پھر ریاض خان! آپ کہنا چاہتے ہیں اس میں کچھ؟

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، دراصل مسئلہ یہاں پر یہ آرہا ہے کہ کسی نے بھی ان امنڈمنٹس کو پڑھا نہیں ہے اور صرف سوشل میڈیا کی وجہ سے یہاں پر اعتراضات کر رہے ہیں لیکن کوئی بھی ٹھوس ایک چیز پر Comment نہیں کر رہا کہ ہمیں اعتراض اس چیز پر ہے، پہلی بات۔ دوسری بات، یہ بل صرف یہاں Introduce ہونے جا رہا ہے، اس کے بعد آپ ٹائم دیں، ہر بندہ اپنی اپنی امنڈمنٹس لے کر آئے، جس جس پوائنٹ پر اعتراض ہے، ہم یہاں ساڑھے چار کروڑ پانچ کروڑ لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، یہاں یہ اسمبلی معزز ہے، مقدس ہے، یہاں پر پورے خیبر پختونخوا کے لوگوں کی نمائندگی ہو رہی ہے اور ہمارا جو منتخب کردہ پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی کا وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب علی امین گنڈا پور صاحب، وہ کسی دوسرے صوبے سے نہیں ہیں، وہ اسی خیبر پختونخوا سے Belong کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پہلی دفعہ آئے ہیں، وہ مسلسل بارہ سال سے اس سسٹم کا حصہ ہیں، اس سے پہلے جو بل آرہا تھا، اس میں کافی پیچیدگیاں تھیں اور کافی اعتراضات تھے، اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی کیبنٹ کمیٹی، کمیٹی نے ایک ایک چیز خود پڑھی ہے، اس کے بعد اپنی پوری کوشش سے یہ بل کیبنٹ کے سامنے پیش کیا ہے اور کیبنٹ نے یہاں اسمبلی کو بھیجا ہے، یہاں پر کافی Minds ہیں، تقریباً ہمارے یہاں پر 115 سے زیادہ ایم پی ایز صاحبان ہیں اور تمام کاپیاں ان کے ٹیبل پر پڑی ہیں، Read کریں، اس میں جو ہمارے محترم دوست شکیل

بھائی نے بات کی کہ SIFC ، تو ایسا کچھ نہیں ہے، اس میں ہماری Mineral Investment Facilitation Authority بن رہی ہے جس کو ہمارے خیبر پختونخوا کے لوگ ہی ہیڈ کریں گے۔ جناب سپیکر، یہاں پر Page 28 پر اگر آپ دیکھیں تو Establishment of Mineral Investment Facilitation Authority اس کو ہیڈ وہ Minister for Mineral Development Authority کریں گے، (مداخلت) میں آپ کو اندرونی کہانی بتاتا ہوں، میں آپ کو بتاتا ہوں، اندرونی کہانی یہ ہے کہ ہماری خیبر پختونخوا کیبنٹ کی جو میٹنگز تھیں رمضان میں، وہ دو میٹنگز ہوئی ہیں اور دونوں رات کے نو بجے سٹارٹ ہوئی ہیں، یہ بل رات کے گیارہ بجے پیش نہیں ہوا، یہ ساڑھے گیارہ بجے پیش ہوا، اس کے بعد اس پر مسلسل دو گھنٹے بحث ہوئی، اس میں جو اعتراضات ہماری کیبنٹ ممبرز کی طرف سے لگائے گئے ان کو دور کیا گیا، اس کے بعد یہاں اسمبلی میں آیا۔ جناب سپیکر، مسئلہ یہ ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری جو جہاں پر SIFC کی بات آجاتی ہے تو یہ اپنا اعتماد کھو چکے ہیں، تو وہاں پر عوام میں بھی Reaction آتا ہے، پارلیمنٹیرینز کی طرف سے بھی Reaction آتا ہے لیکن خیبر پختونخوا کی ایک چیز پر ہم خیبر پختونخوا سے باہر کسی کو بھی (چیز پر) ان شاء اللہ وتعالیٰ نہ ڈاکہ ڈالنے دیں گے، نہ ان کو اختیار دیں گے کہ وہ خیبر پختونخوا میں کسی بھی چیز پر اپنا حق جمائیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، صرف ایک چیز ہے Strategic minerals، اس پر ہم سب کا اعتراض تھا، Strategic minerals پر ہم تمام کیبنٹ ممبرز کا یہ مؤقف تھا کہ اس کو Specified کریں کیونکہ Strategic minerals میں جیسے آئل اینڈ گیس یا یورینیم وغیرہ آتے ہیں، ان کو Specified کریں کہ ان میں کون کون سی منرلز آتی ہیں، ایسا نہ ہو کہ کل وفاق ان Strategic minerals میں ہمارا Nephrite بھی ڈال دے، کوئلہ بھی ڈال دے یا جو ہماری باقی منرلز ہیں وہ سب ڈال دے، صرف اس چیز پر ہمارا اعتراض تھا اور تمام کیبنٹ ممبرز کا اعتراض تھا جو ہمارے سی ایم صاحب نے سنا، تو برائے مہربانی تمام اس چیز کو سٹڈی کریں، ہم بھی ایک دفعہ پھر سٹڈی کرتے ہیں، اس کے بعد آپ ٹائم دیں، بل پیش ہونے دیں، اس کے بعد خیبر پختونخوا کے عوام کے حق میں جو بہتر ہوگا وہی فیصلہ ہم مشترکہ فیصلہ کریں گے، ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ریاض خان صاحب۔

<u>جناب ریاض خان</u>: جی۔

جناب عدنان خان:   سپیکر صاحب، اس پہ ووٹنگ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ووٹنگ کی گنجائش نہیں ہے نا، کوئی گنجائش نہیں ہے، مجھے کوئی قانونی راستہ دکھائیں، آپ کے ذہن میں یہ خدشات کیوں ہیں؟ میری گزارش سن لیں عدنان خان، جب اس بل کو اس اسمبلی نے پاس کرنا ہے، آپ ووٹ دیں گے تو یہ پاس ہوگا، آپ اس پہ ڈسکشن کریں گے، آپ اس کی ہر شق پہ Deliberation کریں گے، آپ اس پہ ایکسپرٹس کو بلائیں گے، جب میں بحیثیت سپیکر آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جب ہم اس کو Consideration stage پہ لے جائیں گے، آپ کہیں گے کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں، میں ادھر ریفر کروں گا، آپ کہیں گے سلیکٹ کمیٹی بنائیں، میں اس پہ سلیکٹ کمیٹی بناؤں گا اور With direction اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو کریں گے تو ہم چیئرمین کو ڈائریکشن دیں گے کہ آپ ایکسپرٹس کو بھی بلائیں، Mine owners کو بھی بلائیں اور جتنے ہمارے ایم پی ایز صاحبان Merged districts کے ہیں یا Settled districts کے ہیں، ان کو بھی بیچ میں Invite کریں، Deliberation کریں، جتنے دن آپ لیں گے، جتنے دن آپ چاہتے ہیں، اس پہ Deliberation کریں، ٹھیک ہے نا، اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔

جناب فضل الہیٰ:   سر، Withdraw کرلیں۔

جناب سپیکر:   نہیں، Withdraw کیسے؟ ابھی تو پیش بھی نہیں ہوا، Withdraw کدھر سے کرلیں؟ جی ریاض خان۔

جناب ریاض خان: شکریہ سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ یہاں پر تحریک انصاف کی ہماری حکومت ہے اور جتنی بھی ریفارمز، اصلاحات، قانون سازی ہوئی ہے اس صوبے میں، وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہی ہوئی ہے، اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہوگی، ان شاءاللہ جو ہوگا وہ عوامی مفاد کے لئے ہوگا اور عوام کے نقصان کے لئے نہیں ہوگا۔ اس صوبے کے مفادات کے لئے اور اس صوبے کے عوام کے لئے ہی یہاں پر جو یہ جرگہ ہے سارا اور تحریک انصاف کی حکومت ہے، تو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہی کام کرتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، اس بل کے حوالے سے صرف یہ خدشات ہیں کہ اس صوبے میں جو 1986 سے ایک رجسٹرڈ تنظیم ہے اور وہ ہے Frontier Mines Owners Association، پہلے بھی ہم نے دیکھا، یہاں پر جو رائیلٹی کے حوالے سے جو ریٹس حکومت نے Increase کئے تھے تو اس میں بھی یہ تنظیم ہی بیٹھ کر حکومت کے ساتھ اور باہمی اتفاق رائے اور Consent کے ساتھ ہی وہ معاملہ طے کیا گیا

تھا۔ ابھی اس بل میں ایک یہ ہے کہ ابھی ڈھائی بجے دو بجے اس تنظیم Frontier Mines Owners Association، ان لوگوں نے پریس کانفرنس کی ہے ابھی پشاور پریس کلب میں، کہ اس بل کے حوالے سے، یہ ایک سٹیک ہولڈر ہے، اس حوالے سے، کیونکہ سارا کام انہی کے Through ہی ہو رہا ہے، تو ان کے یہ اعتراضات اور تحفظات ہیں کہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا، گزارش میری یہی ہے کہ جتنے بھی Stakes، اس میں یہی کہا گیا ہے کہ جو کل کو لوگ ملے تھے، وہ ایک جعلی تنظیم تھی، وہ لوگ ہیں ہی نہیں کہ جو Own کر رہے ہیں اس تنظیم کو، یہ ریکارڈ پہ ہے، ابھی پریس ریلیز بھی ان کی آچکی ہے، تو صرف یہ میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، آپ کی بات سامنے آگئی۔

جناب ریاض خان: یہ میری گزارش ہے کہ جو Main stakeholders ہیں، ان کو ساتھ بٹھا کر اس ہاؤس سے کمیٹی بنا کر اس میں حکومت کے لوگ ہوں، اپوزیشن کے بھی لوگ ہوں اور وہ ساتھ بیٹھ کر اس کو ڈسکس کر لیں، عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اور پھر ہاؤس میں لے کر آئیں جس سے عوام کو فائدہ ہو، تو اس میں کوئی دو رائے ہی نہیں ہو گی کہ اس کو یہاں پر ہم پاس نہیں کریں گے، یہ ایک میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: Okay. ٹھیک ہے، آپ سب کی رائے سامنے آگئی، کوئی بات مخفی نہیں ہے۔

Minister for Law, to please introduce the said Bill. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Mineral Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، ہم بائیکاٹ کریں گے اس بل کا، اگر یہ Introduce ہو گیا۔

جناب سپیکر: ہو گیا جی، اب تو بائیکاٹ تو نہ کریں نا، آپ لیٹ ہو گئے ہیں، اب اس طرح ہے جلال خان، سن لیں، اب میں آپ کو Assure کراتا ہوں کہ Monday والے دن ہم Consideration stage پہ جائیں گے، Monday والے دن آپ سارے آئیں، تیاری کے ساتھ آئیں، آپ بات کریں، میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دوں گا اور چیئرمین کو ڈائریکشن دے دوں گا کہ جتنے زیادہ ممبران ہیں، اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ شامل ہوں، (تالیاں) جس جس ایکسپرٹ کو بلانا چاہتے ہیں، اس ایکسپرٹ کو بلائیں، جو نمائندہ تنظیمیں ہیں، ان کو بلائیں، مطلب اس کے نمائندے کو بلائیں، ان کو بٹھائیں،

ایک دن کریں، دو دن کریں، دس دن کریں، اس پہ Deliberation کریں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ تو اس طرح ہے، جمعرات والے دن کو رکھتے ہیں، ٹھیک ہے جی، تاکہ آپ کو ٹائم بھی مل جائے گا، کاپیاں بھی مل جائیں گی، اگر آپ کے ذہن میں کوئی امنڈ منٹس ہیں وہ بھی آ جائیں گی، جمعرات والے دن اس کو Consideration پہ رکھ لیتے ہیں۔

جناب عدنان خان: کل ہفتہ اتوار ہے، چھٹی ہے، تو اس میں تو ہم اتنی زیادہ سٹڈی نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو ہم اس کو Thursday والے دن رکھتے ہیں نا۔

جناب عدنان خان: تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی تو آپ نے ٹھیک ہے Introduce کرا دیا ہے، اس کے اوپر تو ہماری وہ نہیں ہے، Reservation تھی لیکن جب ابھی Introduce ہو گیا، مطلب ہے اس کے اوپر ٹائم چاہیئے، اس کے بعد اگر کمیٹی سٹیج پہ جاتا ہے تو کمیٹی میں پھر اس کے اوپر Further deliberation ہو گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں آپ کا دل جتنا ٹائم چاہتا ہے لے لیں۔

جناب عدنان خان: اس پہ پھر میری یہ ریکویسٹ ہے کہ میرے اپوزیشن کے جتنے بھی ممبران ہیں، اس کے ساتھ ان کو بھی Equal representation کے ساتھ سٹینڈنگ کمیٹی میں مدعو کیا جائے، Special invite کیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، Already آپ کے اپوزیشن کے ممبران سٹینڈنگ کمیٹیوں میں موجود ہیں اور مزید چیئرمین کو ہم ڈائریکشن دے دیں گے کہ ان سب کو Special invitation پہ بلا لیں، یہ کوئی ایسی بات تو نہیں ہے، خوب دل کھول کر Deliberation کریں، تو ہم اس کو Thursday کو Consideration کے لئے لے لیں گے۔

جناب عدنان خان: Thursday کو؟

جناب سپیکر: Thursday والے دن، ایک ہفتہ آ گیا ہے نا جی بیچ میں۔

جناب عدنان خان: ہاں، بس ٹھیک ہے سر، Thursday کو ٹھیک ہے۔

جناب جلال خان: Thursday کو ٹھیک ہے، ہم Thursday تک سٹڈی کر لیں گے۔

جناب سپیکر: بس سٹڈی کر کے تیاری کریں، امنڈ منٹس لائیں، Thursday ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہو گیا۔

## ضلع مردان کاٹلنگ میں مبینہ ڈرون حملہ پر بحث

جناب سپیکر: کاٹلنگ واقعہ پہ کون بات کرنا چاہتا تھا، آپ کاٹلنگ پہ بات کرنا چاہ رہے تھے، کاٹلنگ کے واقعہ پہ؟

جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): میں بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: چلیں۔

معاون خصوصی جیل خانہ جات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ عید سے ایک دو دن پہلے کاٹلنگ شموزئی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشوانی صاحب، ہمایون خان کے بعد آپ کر لیں۔

معاون خصوصی جیل خانہ جات: جو دلخراش واقعہ ہوا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے تو کم ہے کیونکہ وہ بالکل ہمارے علاقے کے ساتھ ہے اور جو لوگ قتل ہوئے ہیں اور شہید ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قتل کیسے ہوئے جی؟ شہید ہو گئے، بے گناہ مار دیئے گئے ہیں۔

معاون خصوصی جیل خانہ جات: بالکل شہید ہو گئے مگر میں نے "قتل" کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ ان کو انہوں نے خواہ مخواہ قتل کیا ہے، یہ غلطی سے نہیں ہوا کیونکہ اس علاقے میں جو لوگ عرصوں سے اس طرح اپنی بھیڑ بکریاں لاتے ہیں اور چراتے ہیں، انہوں نے پانچ لاکھ روپے رینٹ پہ یہ ایک سال کے لئے جگہ لی تھی اور جس نے رینٹ پہ جگہ دی ہے، اس کے کاغذات کا مقامی تھانہ میں انہوں نے اندراج بھی کیا تھا اور اس کے بعد جب بھی اس طرح ٹارگٹڈ آپریشنز ہوتے ہیں تو میرے خیال میں یا تو یہ ہمارے سیکیورٹی اداروں کی غفلت ہے یا نالائقی ہے یا کمزوری ہے، چونکہ جب کسی انسان کو خواہ دہشتگرد، خواہ Terrorist ہو، جو بھی نام آپ ان کو دینا چاہتے ہیں، اگر ان کے خلاف کوئی ٹارگٹڈ آپریشن ہوتا ہے تو اس کے ایک سو دفعہ لوگ معلومات کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی غلطی سے کسی دوسرے کو۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

معاون خصوصی جیل خانہ جات: جناب سپیکر صاحب، میں کلمہ پڑھ کر یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ عید کے دن میں نے اس لئے احتجاجاً نہ کسی کو مبارک باد دی ہے، نہ مبارک باد وصول کی ہے کیونکہ یہ درد ان بچوں، ان ماؤں کو، اس باپ کو معلوم ہوگا جس کے بچے اس طرح بے دردی سے قتل ہوتے ہیں اور ان کو

جلایا گیا تھا، میں بھی جانا چاہتا تھا ادھر مگر وہ جگہ اتنی دور ہے، بریکوٹ کے ساتھ کہ وہاں جو لوگ گئے ہیں، میں خدا کی قسم وہ بیان نہیں کر سکتا کہ ان لوگوں پہ کیا گزرا ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، میں اس لئے نہیں روتا کہ یا تو یہ لوگ زندہ ہو جائیں گے مگر یہ میرے علاقے میں بر چڑے پہاڑی ہے جو میرے اور شفیع اللہ خان کے حلقے کے بالکل بیچ میں ایک جگہ ہے اور وہاں سے ہم سن رہے ہیں کہ پانچ ماہ سے وہاں پہ لوگ آئے ہیں، Terrorists ہیں اور یہ اتنے اونچے پہاڑ بھی نہیں ہیں کہ ان کی وہ چھ ہزار فٹ کی بلندی پہ، وہاں پہ برف نہیں بھی پڑتی، بالکل ڈسٹرکٹ دیر لوئر کے بیچ میں ایک جگہ ہے جو بٹ خیلہ اور تالاش کے درمیان ہے، میرے حلقے اور شفیع اللہ خان کے حلقے کے بیچ میں ہے، وہاں عام لوگ ٹورازم پہ جاتے ہیں مگر پانچ مہینے سے وہاں پہ ہمارے لوگ نہیں جا سکتے، وہاں ہیلی کاپٹرز بھی آتے ہیں، وہاں پہ لوگ دکانوں میں آتے ہیں، سودا خریدتے ہیں، بڑے لمبے لمبے بال ہوتے ہیں، تو مجھ سے میرے علاقے کے لوگ، انہوں نے پرائیویٹ جرگے بنائے ہیں تالاش میں اور خادکزئی میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں مسجدوں میں، وہ کہتے کہ بھئی! ہم جرگہ بناتے ہیں، آپ پارلیمنٹرین لوگ یہ کام نہیں کر سکتے، میں آج کہتا ہوں کہ یہ سارے صوبے کے جو منتخب لوگ ہیں، یہ اسمبلی سب سے بڑا جرگہ ہے ہمارے صوبے کا، خواہ ڈی آئی خان میں کوئی مسئلہ ہو، ہزارہ میں ہو، کوہستان میں ہو، بنوں میں ہو، اس کا حل یہی لوگ نکالیں گے۔ ادھر عید سے دو تین دن پہلے 26 تاریخ کو ہمارے ادھر کچھ لوگ ہیں، پتہ نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ IW والے ہیں یا اس کو کیا کہتے ہیں؟ وہ ہمارے لوگوں کو بلاتے ہیں، ہمارے ورکروں کو بھی، مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، اے این پی، ان کی سیکنڈ اور تھرڈ قیادت کے لوگوں کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھئی! آپ آجائیں ہم ایک جرگہ کرتے ہیں، آپ کہیں کہ بس ہم امن چاہتے ہیں، دہشت گردی نہیں چاہتے ہیں اور ہمارے سیکیورٹی ادارے جو آپریشن کرتے ہیں، یہ ٹھیک کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھے نہیں بلاتے، شفیع اللہ خان کو نہیں بلاتے، عبید کو نہیں بلاتے، یہ کس طرح State ہے کہ ہم منتخب لوگ ہیں، ہم اس صوبے میں صرف سڑکیں بنانے کے لئے نہیں ہیں، ہم اس صوبے میں جتنے بھی، اگر ہمارے مال اور جان کی حفاظت کے لئے ہو، ہماری سیکیورٹی کے لئے ہو، اس سب کے ہم لوگ ذمہ دار ہیں، حکومت کا ایک Chain of command ہوتا ہے، اس پہ مرکز میں، صوبے میں جس طرح ہماری بیوروکریسی میں چیف سیکرٹری ہوتا ہے، سیکرٹری ہوتا ہے، ادھر ڈی سی ہوتا ہے، عید سے دو دن پہلے میں نے اپنے ڈپٹی کمشنر کو فون کیا، میں تیمر گرہ سے جا رہا تھا کہ ڈی سی صاحب، اگر آپ فارغ ہیں تو میں آپ سے ملنا

چاہتا ہوں، ڈی سی صاحب مجھے فون پہ کہتے ہیں کہ میں ایک میٹنگ میں ہوں، ضروری میٹنگ ہے، کور کمانڈر صاحب ایک میٹنگ کو Chair کر رہے ہیں اور ہمارے سارے کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز اس میں شامل ہیں، میں اس بات پہ حیران ہوں کہ ڈی سی کا کور کمانڈر کے ساتھ کیا کام ہے؟ بے شک چیف سیکرٹری ہمارے صوبے کا ایک اسٹیبلشمنٹ کا آفیسر ہے، وہ کمشنر، ڈی سی کو بلائے اور جو لوگ چھاؤنی میں بیٹھے ہیں، میجر ہو، کرنل ہو، جو بھی لوگ ہوں، بے شک وہ کور کمانڈر کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔ آج ہمارے صوبے کی یہی صورتحال ہے کہ ہماری ساری انتظامیہ ایک صوبے کی کور کمانڈر کے نیچے ہے اور ہمارے ڈسٹرکٹ کی جو انتظامیہ ہے وہ ایک میجر اور کرنل کے نیچے ہے، اگر یہ لوگ اتنے قابل ہیں کہ انتظام چلا سکتے ہیں، مجھے ایک مثال دے دیں اور یہ ایک عام سی بات ہے کہ اب لوگ کہتے ہیں کہ آپریشن ہوتا ہے، یہ آپریشن ہم نہیں مانتے، آپریشن کا لفظ جو ہے نا یہ Medical terminology ہے کہ جب کسی کے پیٹ میں کوئی درد ہو، کوئی پتھری ہو، جب لوگ آپریشن کرتے ہیں وہ پتھری نکال لیتے ہیں، بندہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس ملک میں 1947 سے جتنے بھی آپریشنز ہوئے ہیں، خواہ بنگال کا آپریشن ہو، خواہ ہمارے قبائلی علاقوں کے آپریشنز ہوں، مجھے ایک آپریشن بتا دیں کہ اس آپریشن کے بعد وہ کینسر ختم ہوا ہے، یہ تو الٹا میرے خیال میں اس آپریشن کے بعد کینسر بڑھ جاتا ہے، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں ہماری ننانوے لاکھ آبادی ہے اور ادھر تیس لاکھ ووٹ اس 2024-25 کے الیکشن میں استعمال ہوئے ہیں، دس لاکھ ووٹ پاکستان تحریک انصاف کو ملے ہیں، اس سے لوگ اور کیا کریں؟ انہوں نے ہماری پارٹی پر پورے صوبے میں اعتماد کیا ہے، ہم اس لئے نہیں ہیں کہ ہم لوگوں کو گلی کوچے بنائیں، یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اس صوبے میں جتنے بھی مسائل ہوں، ابھی لوگ منرلز کی بات کرتے تھے، منرلز ہوں، جو بھی ہو، پانی ہو، یہ سب منتخب لوگوں کا کام ہے سر، میں اس بات پہ حیران ہوں کہ ادھر کل پرسوں مجھے فون کیا تھا IW کے ایک ڈی ڈی اس کو کہتے ہیں، پتہ نہیں کہ کس طرح نام دیا ہے انہوں نے؟ کہ آپ آجائیں میرے دفتر میں، میں نے کہا کہ آپ کون لوگ ہوتے ہیں کہ ڈی ڈی مجھے بلاتا ہے ایک پارلیمنٹیرین کو؟ مجھے پتہ نہیں ہے کہ ہم بائیس گریڈ کے کس طرح پروٹوکول لیتے ہیں کہ ایک سترہ گریڈ کا آفیسر مجھے کہتا ہے کہ ابھی آپ چھاؤنی میں آجائیں، یار! اگر آپ اتنے ایکسپرٹ ہیں تو خدا کے لئے آپ اس طرح کر لیں، ہم تو دنیا کی سیاست جانتے ہیں کہ انتظام پولیس کا کام ہوتا ہے اور ملٹری یا سیکیورٹی فورسز یا اس کی پیرا ملٹری فورسز ہماری سرحدات کی حفاظت کے لئے ہیں، ہر ملک کی سرحدات کی حفاظت اس طرح ہوتی ہے، تو اگر ہماری

سرحدات غیر محفوظ ہیں تو ہمارے سیکیورٹی ادارے اپنی سرحدات کو محفوظ کریں، اگر چھاؤنی میں رہتے ہیں اور چھاؤنی سے بارڈر جاتے ہیں تو یہ پولیس کے پروٹوکول میں جائیں گے، اگر یہ لوگ اس طرح ایکسپرٹ ہیں کہ بے شک منزلز کو بھی جانتے ہیں، یہ ایگریکلچر کو بھی جانتے ہیں اور دیگر اداروں کے کام چلانے کا ان کو تجربہ ہے، بے شک پھر ان کاموں کو چھوڑ دیں اور ادھر آ جائیں، ادھر کمپنی بنائیں، کنسٹرکشن کرلیں، منرلز کھودلیں۔ اگر یہ لوگ، جس طرح ایک ڈاکٹر، ایک انجینئر، ایک پروفیسر یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے، کوئی ڈاکٹر آپریشن کرتا ہے، ہیلتھ کو چلاتا ہے، اگر ان کو ان چیزوں کا تجربہ ہے اور Experience ہے، بے شک یہ لوگ آ جائیں، یہ کام شروع کریں اور یہ چھاؤنیاں چھوڑ دیں۔ مجھے وہ کہہ رہے تھے کہ آپ بندوق اٹھائیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہو جائیں، ہم کیا کریں گے؟ وہ کر دیں کہ ہم آپریشن کریں گے اور آپ ہمارا ساتھ دیں گے، جس طرح ایک ڈاکٹر کہتا ہے بھئی! میں ایک آپریشن کرتا ہوں، آپ ہمارے ساتھ آ جائیں، میرے ساتھ آپریشن میں مدد کریں، کوئی انجینئر کہتا ہے کہ بھئی! ہم فلاں کام کرتے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، اس پہ یہ کیا بات کی آپ نے؟ دوبارہ Repeat کریں۔

<u>معاون خصوصی جیل خانہ جات</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ جو آپ نے بات کی، اسے Repeat کریں .Kindly

<u>معاون خصوصی جیل خانہ جات</u>: اچھا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ جو کہہ رہے ہیں، آپ کو کہتے ہیں کہ آپ؟

<u>معاون خصوصی جیل خانہ جات</u>: ہاں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ہمارے ساتھ بندوق اٹھا کر آئیں؟

<u>معاون خصوصی جیل خانہ جات</u>: یہ لوگ میٹنگ بلاتے ہیں، ہمارے علاقوں میں ہمارے سیاسی لوگوں کو، ہمارے عام مشران کو، لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپ آ جائیں ہمارے ساتھ، ہمارے ساتھ آپریشن میں مدد کریں، ہم اوپر چڑھتے ہیں، آپ ہمارے ساتھ آ جائیں، ہمیں کچھ بھی صاف پتہ نہیں کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں لے جاتے ہیں؟ ہمارے علاقوں کی سیکیورٹی نہیں کر سکتے، خدا کے لئے ہمارے پاس بندوق ہے، یہ چھاؤنیاں خالی کریں،، یہ گاڑیاں ہمیں دے دیں، یہ بالکل بے شک آ جائیں، اپنے ایگریکلچر کے کام میں لگ جائیں، ہم پہاڑوں کے لوگ ہیں، ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے

ہیں، بلکہ ہم اپنے بارڈروں کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، کشمیر میں 1948 میں ہمارے سارے قبائلی لوگ گئے تھے اور 1948 میں جو کشمیر ہمارے پاس آیا، ان کی حفاظت ہمارے لوگوں نے کی ہے، خود ہمارے دیر سے ڈھائی ہزار لوگ وہاں پہ گئے تھے اور ہمارے آٹھ سو لوگ وہاں پہ شہید ہو گئے ہیں، پتہ نہیں کہ ہم کس طرح ملک میں رہ رہے ہیں کہ ہم کس طرح ترقی کریں گے؟ سپیکر صاحب، ہم اتنے پیسے لگاتے ہیں، سڑکیں بناتے ہیں، سڑکوں کے ٹھیکے ان کے پاس، ایگریکلچر ان کے پاس، سارے وسائل ان کے پاس، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا امن ابھی تک خراب ہے، میرے بچے جب سکول جاتے ہیں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ کس طرح واپس آئیں گے؟ میری سڑک پکی ہو، میرا گھر سنگ مرمر کا پکا ہو، میرے گیراج میں اگر ایک کروڑ کی گاڑی بھی کھڑی ہو، تو مجھے یقین ہے کہ یہ گاڑی، سیفٹی نہیں ہے، کوئی بھی آ سکتا ہے، تو اس لئے میری درخواست ہے کہ خدا کے لئے اس اسمبلی کے فلور سے، جو واقعات ہوئے ہیں شموزئی کاٹلنگ میں، اس کی عدالتی تحقیقات کی جائیں، ٹھیک ہے ہماری عدلیہ کے جو رویئے ہیں، سپریم کورٹ کے، ہائی کورٹ کے، اس پر بھی ہمیں تحفظات ہیں مگر پھر بھی ہماری جو عدلیہ ہے، اس پہ ہمیں اعتماد کرنا چاہیئے کہ اس شموزئی کاٹلنگ کے واقعہ پر ایک جوڈیشل، آزادانہ انکوائری کی جائے اور اس کی جو رپورٹ ہو، مجھے اس چیز کا بھی دکھ ہے کہ سلالہ چیک پوسٹ پہ ہماری آرمی کے بچے اور جوان جو شہید ہوئے تھے اور ہم ڈر کے مارے وہاں پہ ان سے کہتے تھے کہ بھئی! صرف مذمت کریں، جو سیکیورٹی فورسز تھیں نیٹو کی، ان سے، وہ کہتی تھیں کہ بھئی! نہیں، یہ بس اس طرح ہوتا ہے، تو یہ ہمارا ملک ہے، یہ ملک ہم نے آزاد کیا ہوا ہے، کسی جنگ کے ذریعے نہیں، تو خدا کے لئے اگر ہم نے آج اپنی مرغی کا نہیں پوچھ لیا تو کل ہماری بھینس بھی چوری ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں کہ یہ کاٹلنگ شموزئی کے واقعات پر بالکل جوڈیشل انکوائری ہونی چاہیئے، جو جو بھی اس میں شامل ہے، اس کو قرار واقعی سزا دی جائے اور Compensation والی بات ہم نہیں کرتے، ہم چندہ بھی کر سکتے ہیں، ان کے لئے پیسے وہ نہیں ہیں کہ اس کی پٹی ہم لگا دیں۔ بہت شکریہ جناب، یہ ایک چھوٹا سا واقعہ نہیں ہے، یہ بہت بڑا واقعہ ہے، ہم بس دکھے ہوئے لوگ ہیں اور سوات میں، دیر میں ہم نے آپریشنز دیکھے ہوئے ہیں، ہم دوبارہ اس چیز کے قابل نہیں ہیں۔ بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> زرشاد خان، یہ آپ کا حلقہ ہے؟ آپ بات کرتے ہیں؟

<u>جناب زرشاد خان:</u> ہاں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشوانی صاحب بات کرلیں پھر آپ بات کرلیں۔

<u>جناب افتخار علی مشوانی:</u> شکریه سپیکر صاحب۔ همایون خان خو ډیر په ډیټیل سره خبرې اوکړې۔ جناب سپیکر صاحب، کومه واقعه چې د اختر نه یو ورځ مخکښې چې شوې وه او په هغې کښې چې کومې دوه ډرون حملې په مختلف ځایونو کښې چې شوې دی، په هغې کښې نهه کسان چې په هغې کښې زنانه هم وې، په هغې کښې مشران هم وو او په هغې کښې د دوه میاشتو ماشوم چې کوم دے نو هم پکښې وو، ډیره درد ناکه واقعه ده، ډیره افسوسناک او ډیره درد ناکه واقعه ده او څومره چې د دې مذمت اوشی، خو تر څو پورې به مونږه د دې خبرې مذمت کوؤ سپیکر صاحب، ډیر افسوس سره زما په دغه ورځ باندې یو پولیس آفیسر سره په موبائل باندې خبرې اوشولې، چونکه زه لږ بهر ووم سپیکر صاحب، ډی پی او صاحب د دې واقعې نه خبر نه دے سپیکر صاحب، ډی سی صاحب د دې واقعې نه خبر نه دے، آر پی او، کمشنر د دې خبرې نه خبر نه دے، د دې حملې نه زما په خیال آئی جی صاحب هم خبر نه دے او چیف سیکرټری صاحب هم نه دے خبر۔ سپیکر صاحب، یو فورس راځی او زمونږه په دې سوچ باندې چې دې ایریا کښې او په دې سائټ باندې دهشت ګرد دی او په دغه سائټ باندې بالکل ټارګټ کوی چې په دغه سائټ باندې دهشت ګرد دی، جناب سپیکر، زه مطالبه د هغه خلقو نه کوم چې کوم فورس دا کارروائی کړې ده چې تاته دومره د دې خبرې پته وه چې په دغه نمبر، په دغه سائټ باندې او په دې سائټ باندې، په دغه لوکیشن باندې دهشت ګرد وو او تا پرې ډرون کولو، په هغې کښې بې ګناه خلق، بې ګناه ماشومان، بې ګناه زنانه تا شهیدانې کړې، تر دې وخته پورې سات آټھ دن چې کوم دے اوشولې، نه د آئی ایس پی آر سټیټمنټ په دې خبره اوسه پورې راغے، نه اوسه پورې چې کوم دے د دې واقعې دا پته اونه لګیده چې هلته څومره دهشت ګرد مړه شوی دی، هلته بې ګناه خلق مړه دی او مونږه هغه ته پنځوس لکهه روپئی، دیرش لکهه روپئی چې کوم دے هغه ته به ورکوؤ او په دې خبره به خلق دهوکه کوؤ، دا به تر کوم حده پورې مونږه کوؤ، تر کوم حده پورې چې کوم دے مونږ دا جنازې اوړو به؟ دې واقعو چې کوم دے زمونږه دې جنازو هغه سترې کړی یو بس دے۔ د اختر په ړومبئ ورځ زما په حلقه کښې امان

الله شهيد په وزيرستان کښې په فرنټيئر کنسټبلری کښې هلته وو، هلته نوکر وو، سپاهی وو، هغه کور سره په موبائل باندې خبرې کوی، کور سره خپلو بچو سره په موبائل خبرې کوی، يو ته وائی اختر دې مبارک شه او بل ته وائی اختر دې مبارک شه، د شانه په سنائپر باندې هغه ويشتلے کيږی، هغه شهيد کړلے کيږی، افسوس، د دې تپوس نيشته، تپوس د چانه اوکړو، د کومو خلقو نه اوکړو؟ د کاټلنګ واقعې باندې پورا خلق، پورا مردان يوازې نه، پورا سوات نه، د ټول پاکستان خلق هغه دردمند دی، تپوس به د چانه اوکړو؟ سپيکر صاحب، د بابوزو او د شموزو خلق، زرشاد بهائی ناست دے، د بابوزو د شموزو خلقو جرګه جوړه کړه چې مونږه ځو دا خلق ګورو، دې دهشت ګردو له ځو او مونږه پرې جرګه کوؤ چې د دې ځائې نه لاړ شئ او هغه فورس راغلو او هغوی ته وئيل که تاسو لاړئ نو تاسو به هم دهشت ګرد يئ، ځومره د افسوس خبره ده، مونږ ځوک جرګې ته هم نه پرېږدی دلته، مونږ ځوک دلته جرګې ته هم نه پرېږدی، زه تپوس کوم چې دغه نهه بې ګناه معصومانو نه علاوه چې کوم دے يو کس دې ماته دغه فورس چې دا چا کارروائی کړې ده، يو سړے دې ماته اوښائی چې دغه دهشت ګرد وو، افسوس دے نن په هره کوځه کښې دهشت ګرد دے، نن په هر کور کښې، په هر کلی کښې دهشت ګرد دے، کارروائی کوی او بس خبره ختم، کارروائی کوی او نامعلوم، دا څنګه خبره ده؟ نن زما په ATC کښې تاريخ وو جناب سپيکر صاحب، زما په ATC کښې تاريخ وو او څنګه چې همايون خان خبره اوکړه، د بره طرف نه هغوی ته د سن 47ء ايف آئی آر وو، د 47ء ايف آئی آرو يو لسټ هغوی ته چې کوم دے راغے، جناب سپيکر، لاء منسټر دې لږ متوجه شی او تاسو هم، نو سن 47ء ايف آئی آرز چې کوم دی هغه ATCمردان ته يو لسټ راغے، نه ورته ډی پی او وئيلی وو او نه ورته بل چا وئيلی دی او نه ورته زمونږه آئی جی وئيلی دی او ورته وائی په دې ټولو کښې 7ATA چې کوم دے اولګوه، 7ATA نه ئے هم ګپ جوړ کړو، چې ځوک اونيسی نو درې ورځې پس هغه جيل نه بهر وی۔ جناب سپيکر صاحب، په کاټلنګ کښې چې کومه واقعه شوې ده، زه د دې پورا اسمبلئی چې په دې ځائې کښې ناسته ده، پورا د دې صوبې جرګه ده، په ديکښې صحافيان ورونړه زمونږه هم ناست دی، د هغوی هم

خپل Role دے خو زه وایم چې په دې باندې دلته یو کمیټی جوړه شی او آئی جی صاحب تاسو راا وغواړئ او مونږ له دې جواب راکړی چې دا کارروائی چا کړې ده، کومو خلقو کړې ده، ولې ئې کړې ده؟ زمونږه د مردان خلق یوازې نه، د دې صوبې خلق یوازې نه، د دې غونډ پاکستان خلق زمونږ نه دا تپوس کوی چې اخر نهه معصومان مړه شول، زنانه مړې شوې، شهیدانې شوې، تپوس زمونږ نه خلق کوی۔ سپیکر صاحب، زمونږه د ټولو سترګې چې کوم دے هم تاسو ته دی چې د دې کاټلنګ په دې واقعه باندې تاسو آئی جی او سیکرټری هوم راا وغواړئ او دې ټولو خلقو ته چې کوم دے مخامخ ئې کښینوئ او ښه رشتیا دې ورته اووائی چې دا چا کړی دی او چا نه دی کړی؟ که چرې دغه معصومان ئې بې ګناه ویشتلی وی نو ښه ټهیک به دا صوبائی حکومت د هغه خلقو خلاف کارروائی به کوی (*تالیاں*) او که کارروائی نه کوی نو بیا دلته زمونږه ناسته چې کوم ده هغه هسې فضول ده چې دلته مونږ خبره نه شو کولے، چې دلته زمونږه حکومت ته دا پته نیشته چې دلته څه روان دی او څه کیږی؟ که چرې دا خبره د دې خبرې د پاره روانه وی چې امریکې ته به دا دهشت ګردی او دهشت ګردی کوؤ او معصومان خلق چې کوم دے پښتانه په دې صوبه کښې د خیبر پختونخوا خلق او د بلوچستان خلق به مونږه شهیدان کوؤ او صرف او صرف د یو څو ډالرو د پاره، نو زمونږ ته ګورے ډالرې نه دی پکار سپیکر صاحب، مونږ ته ډالرې نه دی پکار، مونږ د ډالرو اوږی نه یو، دا صوبه به خیر غواړی، دا صوبه به خیر غواړی، په دې صوبه کښې مونږ له هیڅ ډیویلپمنټ کار نه دے پکار خو مونږ له په دې صوبه کښې امن پکار دے او د امن د پاره د دې ټولې جرګې ذمه داری جوړیږی چې مونږ که حکومتی ممبران یو او که د اپوزیشن ممبران دی، چې دا مونږه په یو Page شو او د دې خبرې تپوس اوکړو چې په دې صوبه کښې چې دا کوم اوور لګیدلے دے، دا به مونږه څنګه مړ کوؤ، په کومه طریقه به ئے مړ کوؤ؟ او چې کوم دا خلق دی، چې دا کوم خلق دا کارروایانې کوی او بې ګناه خلق شهیدان کوی چې هغه مونږ څان ته مخامخ کښینوؤ چې بس نور نه چلیږی، نوره دا خبره نه چلیږی سپیکر صاحب، زما بس یو دغه ریکویسټ دے، زمونږه دا مطالبه هم ده، د مردان ټول ایم پی ایز او ایم این ایز یوازې نه بلکه د پورا قوم دا مطالبه ده چې

په دې باندې تاسو آئی جی او سیکرټری هوم تاسو رااوغواړئ او دې پورا جرګې ته مخاطب ئے کړئ چې مونږ ته "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" مونږ ته پته اولګی، د سپین او د رشتیا مونږ ته پته اولګی۔ شکریه سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب زرشاد خان۔

<u>جناب زرشاد خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ نن اسمبلئی کښې، چې کومه واقعه په کاټلنګ کښې رونما شوې ده د دړون حملې خلاف، نو ملګرو خبرې اوکړلې۔ جناب سپیکر، کاټلنګ زما حلقه ده، د اختر نه دوه ورځې مخکښې چې کومه دړون حمله زمونږ د بابوزو د یونین کونسل په غرونو کښې شوې وه، د هغې په وجه زما په تحصیل کاټلنګ کښې د اختر خوشحالی بالکل چا هم نه ده مناؤ کړې، یو خوف وهراس وو هر طرف ته، ځکه چې زمونږ خلقو ته دا نا اشنا ښکاریدله چې زما په علاقه باندې نه چرته ملټری آپریشن شوے دے، نه چرته دړون حمله شوې ده ځکه چې د تحصیل کاټلنګ خلق پرامن او امن پسند خلق دے، د وطن سره، د مذهب سره مینه لرونکے خلق دے، د دې مهنګائی په دور کښې چې ګیس نیشته، بجلی نشته، پټرول ګران دی خو بیا هم د پاکستان عوام، د صوبې عوام او د کاټلنګ عوام بیا هم د "پاکستان زنده باد" آواز اوچتوی۔ جناب سپیکر، تیر وخت کښې چې په سوات کښې کوم آپریشن شوے وو، زما د تحصیل کاټلنګ عوامو خپل کورونه، خپلې حجرې هغوی ته خالی کړې وې او هغه خلقو ته ئې پناه ورکړې وه، اوس هغه دړون حملې او هغه د هغه آپریشن تیارے اندازه داسې ده چې په کاټلنګ کښې شروع کیږی۔ زه د کاټلنګ حوالې سره چې کومه دړون حمله شوې ده، حقیقت به تاسو ته ښکاره کړمه چې دا کوم ګجر قوم دغلته په یخنئ کښې یا د ژمی په موسم کښې راځی ځکه چې د سوات بره علاقو کښې په یخنئ کښې د ژمی په موسم کښې چې کوم څاروی هغوی ساتی، ګډې بیزې ساتی، هغې ته د چارې ضرورت وی، په یخنئ کښې هلته د دې خوراک بندوبست نه وی، نو دغه خلق تقریباً د ساٹھ ستر سال نه راځی، زمونږ دې علاقو ته راکوزیږی۔ اوس دې پیره چې کوم دغه خلق راغلی وو، په پانچ لاکھ روپئی باندې د شپږو میاشتو د پاره دغه غر هغوی په لیز اغستلے وو، په هغې څلور میاشتې هغوی خپلې تیرې کړلې، باقی دوه میاشتې

پاتې وې، هغوی به بیا خپل وطن ته واپس تګ کولو او تلل به، خو د بدقسمتۍ نه د اختر نه دوه ورځې مخکښې په هغوی باندې ډرون حمله اوشوله او د مرکزی حکومت د طرف نه، او د آئی ایس پی آر د طرف نه یو پروپیګنډه خوره شوه چې یره په کاټلنګ کښې چې کوم دے نهه دهشت ګرد اوژلی شول، زه د دغې موقعې پخپله ګواه یم، کله چې دغه ډرون اټیک اوشو نو ما د هغې آواز پخپله اوریدلے دے، کوم خلق چې دغلته شهیدان شوی دی، په هغوی کښې دوه ماشومان بچی، دوه زنانه وې او دا نور دا نارینه وو، په هغې کښې یو د ساټھ ستر سال یو مشر هم وو، هغه خلق شهیدان شول، زمونږه د کلی خلق رااووتل او هغه ګجر قوم هغه خلق، هغه لاشونه ئے راویستل، موټروے ئے بلاک کړله او په روډ ئې کیښودل او حکومتی ادارو ته ئې دا دعوت ورکړلو چې راشئ که په دیکښې دهشت ګرد تاسو سره وی، مونږه دا خلق ښخولو ته هډو تیار نه یو، چې څه ورسره کوئ نو اوکړئ، خو دا ثابته شوه چې په هغه ځائې هغه ټائم باندې کومې حکومتی ادارې ولاړې وې، هغوی داخبره Admit کړله، اومنله چې دا غلطی شوې ده، د عوامو سره ئې خبره اومنله خو تراوسه پورې په سوشل میډیا زما د کاټلنګ خلاف یو خبره چلیږی چې دغلته دهشت ګرد وژلی شوی دی، دا خلق چې کوم وو دا دهشت ګرد وو۔ جناب سپیکر، دغه نن د سوشل میډیا وخت دے، یو خبره هم پټه نه پاتې کیږی، هر چا ته واضح شوه چې دا کوم خلق دغلته شهیدان شوی دی، دا ټول بې ګناه خلق دی، مونږ خو دا وایو چې ریاست د مور یو کردار ادا کوی، دا ملک زمونږ دے، دا ادارې زمونږ دی، مونږ دا Own کوؤ خو که فرض کړه د دوئ نه غلطی شوې ده او دوئ منی خپله غلطی چې یره دوئ دغلته د مشکوک خلقو خلاف آپریشن کولو او هغه ټارګټ نه شو، په غلطئ سره نور خلق ټارګټ شوی دی نو زمونږ د کاټلنګ خلق ډیر کهلاؤ ذهن والا، ګجر قوم ډیر کهلاؤ ذهن والا خلق دے، مونږه به د دوئ هغه Excuse هم اومنو چې یره د دوئ نه غلطی شوې ده خو د هغې باوجود هغوی بار بار دا وائی چې دا دهشت ګرد دی، په کاټلنګ چې کوم آپریشن شوے دے، دا د دهشت ګردو خلاف شوے دے، زه دا وایمه چې دا کوم خلق شهیدان شوی دی، دا بالکل بې ګناه ګجر قوم وو، نهه کسان په هغې کښې شهیدان شوی دی۔ جناب سپیکر، زه افسوس په دې خبره کوم چې د ملک

وزیر اعظم دومره بې خبره دے چې هغه ته دا پته نیشته دے چې کوم خلق دغلته شهیدان شوی دی چې دا دهشت گرد دی او که دا پرامن او غریب خلق دی؟ هغه ته دا احساس نه کیږی، هغه د رائیونډ د محلاتو نه نه راوځی، هغه وائی په دغه ټائم دغه خلقو دغلته څه کول؟ ته د دې علاقې د کلچر نه نه ئې خبر، دا غریب خلق په ژمی کښې راکوز شی او دلته د خپل مال مویشی د پاره د خوراک انتظام کوی، دغه خلق دغلته راغلی وو او زمونږ د خلقو ورسره باقاعده ایگریمنټ شوے وو، په لیز ئے دا غر ورله ورکړے وو۔ جناب سپیکر، دوئ وائی چې په دغه موقع باندې دوئ دغلته څه کول؟ نو دا خبره واضح کومه چې دا خلق دغلته راغلی وو، تقریباً هر کال راځی، د ساټھ ستر سال نه دغه خلق راځی، هم په دې طریقه باندې دغلته خپل ژوند کوی په ژمی کښې او چې کله د گرمئی موسم شی نو بیا خپلو علاقو ته واپس ځی۔ جناب سپیکر، زه وزیر اعظم صاحب چې کوم بیان ورکړے دے زما د علاقې حوالې سره، د کاټلنگ حوالې سره، د هغې بهرپور مذمت کوم، غندنه ئے کوم او په دې خبره په دې ایوان کښې دا خبره واضح کوم چې زما د تحصیل کاټلنگ ټولې سیاسی پارټئی دی، مونږ په دې خبره باندې ټول متفق یو چې مونږه هیڅ قسمه آپریشن په تحصیل کاټلنگ کښې برداشت کولو ته بالکل تیار نه یو، هر سیاسی پارټی ما سره په دې باندې Agree ده، مونږه د ډرون خلاف یو، بالکل دې ته تیار نه یو، ټول د تحصیل کاټلنگ عوام د دې بالکل بهرپور مذمت کوی او د دې مخ نیوے به ان شاءالله، زمونږه خو چې څومره پورې زمونږه آواز ځی، ان شاءالله آواز به اوچتوؤ او د دې مخ نیوے به کوؤ، کوم ډرون آپریشن، کومې حملې چې شوې دی، زه دا وایم چې د مرکزی حکومت د طرف نه باقاعده یو جوډیشری انکوائری مقرر شی چې حقیقت خلقو ته معلوم شی چې "دودھ کا دودھ او پانی کا پانی" شی چې آیا دا خلق دهشت گرد وو که نه؟ دا غریب گجر قوم وو او د خپل ضرورت د پاره دغلته راغلی وو۔ زه د دې ایوان نه هم دا یو مطالبه کوم چې د دغې خلاف دې باقاعده یو قرارداد پاس کړے شی او یو جوډیشری انکوائری دې اوشی چې یره دغلته کوم خلق شهیدان شوی دی، چې آیا دا دهشت گرد وو که نه دا د دې قوم محب وطن خلق وو؟ او په اخره کښې زه یو سوال کوم، زمونږ خو چې څومره عمر دے او

اورو چې زمونږ د KP عوام زمونږه پښتون قوم په مذهب مئین خلق، په دین اسلام مئین خلق، په پاکستان مئین خلق، دا پښتون قوم دے خو چې ګورو نو کله "ضرب مومن"، کله "ضرب عضب"، کله ضرب استحکام، باقاعده د آپریشنو یو سلسله راروانه ده، کله په بلوچستان کښې وی، کله په KP کښې وی، جناب سپیکر، زه دا وایم چې زمونږ دې پښتون قوم ته، دې صوبې ته او دې بلوچستان ته د کومې خبرې سزا ملاویږی؟ آیا مونږه د پاکستان سره مینه لرونکی خلق یو، د دې وجې نه مونږ ته دا سزا ملاویږی؟ آیا مونږ د اسلام سره مینه لرونکی خلق یو، د دې وجې نه مونږ ته دا سزا ملاویږی؟ آیا مونږه د اسلام سره مینه لرونکی خلق یو، د دې وجې نه مونږ ته دا سزا ملاویږی؟ مونږ دا نه وایو چې په نور ملک کښې هم داسې قسمه حملې اوشی خو مونږه خو دا او نه لیدل چې په پنجاب کښې چرته آپریشن اوشو، په هغې کښې چرته دهشت ګرد راغلل خو دا دهشت ګرد چې راځی دا په KP او په بلوچستان کښې، دا بل ځائې کښې نه وی؟ مونږ دا وایو چې د افغانستان سره که د نورو په خواؤ شا په بارډر باندې نور ملکونه دی، آیا دا دهشت ګردی ټول عمر په KP او بلوچستان کښې ولې وی؟ مونږه دې قوم له یو کیدل پکار دی چې بس کړه دې قوم، دې پښتون قوم ډیرې قربانئی ورکړلې، د دې خاورې د پاره، مونږ ته دې د دې سزا نه ملاویږی چې مونږ د دومره تکلیفونو، د دومره آپریشنو، د دومره قربانو باوجود هم مونږ د "پاکستان زنده باد" آواز کوؤ، تاسو که هم هر څومره زمونږ سره ظلم اوکړئ خو زمونږ پښتون قوم محب وطن خلق دے، مونږ به بیا هم وایو چې "پاکستان زنده باد"۔ زمونږه په دې ایوان کښې چې څومره خلق ناست دی، زه توقع لرم چې دوئ به په دې موقع زما د تحصیل کاټلنګ سره اظهار یکجهتی اوکړی او یو قرارداد به پاس کوی، یو جوډیشل انکوائری دې اوشی او قوم ته دې حقیقت ښکاره شی چې یره په دې ملک کښې، په دغه کاټلنګ کښې دغلته دهشتګرد وو او که نه دا بې ګناه خلق وو؟ شکریه جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> *ملک عدیل اقبال صاحب، ساروں کو باری باری ٹائم ملتا ہے پھر، خیر ہے آپ اس پہ Relax ہوں۔*

ملک عدیل اقبال: اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ چاہتا تھا کہ یہ واقعہ ایسا تھا کہ حکومتی بینچ بول لے تو آپ بھی بولیں گے نا، آپ کو ہم چھوڑتے تو نہیں۔

ملک عدیل اقبال: جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ میں اپنے ایوان کی توجہ دہشتگردی کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 80 ہزار بندے ہمارے شہید ہو چکے ہیں اور نہ جانے خدانخواستہ، اللہ نہ کرے آگے کتنے اور ہوں گے؟ ہماری ابھی تک کوئی جامع پالیسی نہیں بنی، ہمیں نہیں پتہ کہ دہشتگردی کنٹرول کیسے ہو گی؟ ہمیں یہ نہیں پتہ کہ ہم کونسی جنگ لڑ رہے ہیں؟ دنیا میں کہیں بھی اتنی زیادہ تعداد میں جب بندے شہید ہوتے ہیں تو وہاں پہ کوئی جنگ ہو رہی ہوتی ہے، ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کشمیر فتح کر رہے ہیں، ہم فلسطین فتح کر رہے ہیں، ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے گھروں کے چراغ بجھتے جا رہے ہیں، کوئی جامع پالیسی نہیں بن رہی، کوئی ہمیں نہیں بتا رہا، یہ جنگ ہم پہ مسلط کیوں کی جا رہی ہے؟ جیسے ایک ہفتہ پہلے کاٹلنگ میں افسوسناک واقعہ ہوا ہے، ہماری ایجنسیز کی انٹیلی جنس کہاں پر ہے؟ کیا ان کو پتہ ہے جو بچے شہید ہوئے ہیں، جو عورتیں شہید ہوئی ہیں، وہ بھی کسی کی مائیں ہیں، وہ بھی کسی کی بہن ہے، ادھر بھی کوئی کسی کا بے گناہ بچہ شہید ہو گیا ہے، جو غلط انٹیلی جنس کے اوپر جو بچے شہید ہوئے ہیں، ان کا کیا ہو گا، ان کا کیا سدباب ہو گا؟ ہم کیسے اس دہشتگردی کو آگے روکیں گے؟ ہماری پالیسی دیکھیں، ہماری سلامتی کونسل کی میٹنگز دیکھیں، ہمارے فارم سینتالیس کے جعلی وزیراعظم کے Intentions دیکھیں، وہ کہتا ہے آخر میں کہ ڈیجیٹل دہشتگردی ہو گئی ہے، ہمیں بتائیں ڈیجیٹل دہشتگردی، کیا فیس بک سے آج لوگوں نے جا کر وہاں پہ ڈرون پہ حملے کئے ہیں؟ ابھی تک ہماری Seriousness یہ ہے کہ ابھی تک ہم نے تعین تک ہی نہیں کیا کہ ہم نے کس سمت میں جانا ہے؟ کیونکہ جو لوگ بیٹھے ہیں، Policy makers ان کا تو مینڈیٹ ہی نہیں ہے، ان کو عوام کی تو پرواہ ہی نہیں ہے، وہ کونسا ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں؟ وہ فارم سینتالیس کے بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں تکلیف صرف اور صرف یہ ہے کہ پی ٹی آئی واپس نہ آ جائے، ان کا سارا فوکس پی ٹی آئی کے اوپر ہے، ان کو اس ملک سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ یہ دہشتگردی کیوں ہو رہی ہے ان کی موجودگی میں؟ یہ دنیا میں کہیں نہیں ہوتا کہ پوری کی پوری جعفر ایکسپریس ٹرین اغواء ہو جائے، پوری دنیا نے وہ تماشہ دیکھا ہے، اس ملک میں جب تک آپ صحیح سٹیک ہولڈر عمران خان صاحب کے ساتھ جس کو اس عوام کا درد ہے،

آپ ان کے ساتھ ڈائیلاگ نہیں کریں گے، آپ ان کو Onboard نہیں لیں گے، جناب سپیکر، مجھے معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک کے ساتھ مطلب ہے کہ آپ کی نیت ٹھیک نہیں ہے، آپ نے جو حالات پیدا کئے ہوئے ہیں، اس ظلم کی مثال اس دنیا میں کہیں نہیں ملتی، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نہ ہماری کوئی داخلہ پالیسی ہے، نہ ہماری کوئی فارن پالیسی ہے جناب سپیکر، آج پاکستانی پاسپورٹ دنیا میں 199 ملکوں میں سے 195 نمبر پر ہے، جگہ جگہ مختلف لوگوں سے، مختلف ملکوں سے پاکستان کے ویزے کے اوپر Ban لگایا جارہا ہے لیکن مجال ہے کہ اس حکومت کو کوئی فرق پڑتا ہو، اس وفاقی حکومت کو کوئی فرق پڑتا ہو کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ اس ملک کے اس پاسپورٹ کی جس کی عزت کرنی چاہیئے تھی، دنیا کو جو آگے جانا چاہیئے تھا، وہ دن بدن Reverse ہوتا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، میں ساتھ ہی ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں جو بڑی Important بات ہے، آپ، میں اور میرے سارے یہ پاکستان تحریک انصاف کے جو بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، جو لیڈرز بیٹھے ہوئے ہیں، ایک نام پہ ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں اور وہ ہے عمران خان، (تالیاں) میں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں، جب میں حلقے میں جاتا ہوں اور جب میں اس اسمبلی میں آتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے، مجھے شرم آتی ہے کہ جس کے نام پر ہم ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں، ہم اس کے لئے ابھی تک کچھ نہیں کرسکے، وہ دو سال سے ابھی تک جیل میں ہے، ان کی بہنوں کو ملاقات کرنے نہیں دی جارہی، ہم کیا کررہے ہیں؟ ہم نے کیا پالیسی بنائی ہے؟ ہماری کوئی پالیسی ہے؟ میں کہتا ہوں صرف ایک ایجنڈا ہونا چاہیئے، صرف ایک ایجنڈا اس اسمبلی میں ہونا چاہیئے کہ عمران خان کی رہائی کب ہوگی؟ ہم نے کیا پالیسی بنانی ہے؟ ہم اس کو کب جیل سے ریلیز کرائیں گے؟ صرف ایک پالیسی کے لئے ہم ادھر آئے ہیں، ہمیں لوگوں نے مینڈیٹ یہاں پہ گلی نالی کے لئے نہیں دیا ہوا، ہمیں لوگوں نے مینڈیٹ عمران خان کی رہائی کے لئے دیا ہوا ہے اور ابھی تک افسوس کے ساتھ ہم کچھ نہیں کرسکے، ہم چار کروڑ عوام کے نمائندے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، باعث شرم بات ہے کہ ہمارے لیڈر عمران خان کو عید کی نماز نہیں پڑھنے دی جارہی، یہ تو مقبوضہ کشمیر میں بھی نہیں ہوتا ایسے کہ نماز آپ کسی کو پڑھنے نہ دیں، جب تک ہماری یہ پالیسیاں ٹھیک نہیں ہوں گی تو ہم آگے کسی صورت میں نہیں جاسکتے، ہمارا صرف ایک ایجنڈا ہونا چاہیئے، میں ہر سٹینڈنگ کمیٹی میں کہتا ہوں، ایک ایجنڈا ہونا چاہیئے کہ ہمیں پالیسی بنانی چاہیئے کہ عمران خان کو ہم نے کیسے ریلیز کرانا ہے اڈیالہ جیل سے؟ صرف ایک پالیسی، ایک ایجنڈا، کوئی Bill اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک عمران خان کی رہائی کے بارے میں بات نہیں ہوگی،

جب تک وہ ریلیز نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ زندگی اتنی بھی غنیمت نہیں جس کے لئے اہل عہد کم ظرف کی ہر بات کو گوارا کیا جائے۔ شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب تاج محمد خان، رکن اسمبلی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب عبید الرحمان صاحب۔

<u>جناب عبید الرحمان:</u> **اعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔** شکریه جناب سپیکر، د کاټلنګ په واقعه باندې ملګرو خبرې اوکړې او دا یو داسې افسوسناکه واقعه ده چې په دې زمونږ د ټولې صوبې د ټولو نه غټه جرګه هم دلته ناسته ده، که مونږه خپلو علاقو کښې امن پاڅونه کوؤ یا بل څه کوؤ په ځائې د هغې چې مونږ دا خپله مقدمه هم دې فورم ته راؤړو او په دې فورم باندې مونږ دا مقدمه لړاؤ کړو، دا کوم لس کسان چې شهیدان شول او بیا الټا د هغه لسو کسانو میډیا ټرائل هم یو قسم له دې خلقو شروع کړو او هغه ئے دهشتګرد Declare کړل، حالانکه دا واحد دهشتګرد وو چې سوشل میډیا باندې باقاعده د هغوی تصویران هم راغلل، د هغوی ویډیوز هم راغلل او دا داسې دهشتګرد وو چې 1122 کښې باقاعده د هغوی لاشونه اوړے شول او د هغوی جنازه هم هلته ادا شوه۔ جناب سپیکر، دوئ وائی چې دا Targeted operation وو خو دا ډیره د افسوس خبره ده چې یو څیز ټارګټ وو، په هغې کښې لس بې ګناه خلق مری، نو که داسې آپریشن شروع کړی او په هغې کښې خو ټارګټ هم نه وی نو بیا خو زمونږه الله حافظ دے، مونږله نن ټول په دې معامله باندې که هغه اپوزیشن دے او که هغه زمونږ حکومتی بنچونه دی، پکار دا ده چې په دې معامله باندې مونږ یو شو، زمونږه سیکیورټی ادارې چې دی هغه په دیکښې مکمل ناکامه شوې دی۔ جناب سپیکر، یو Threat به جاری کړی چې یو خودکش داخل شوے دے، سرې کپړې ئے اغوستلې دی، تورې چشمې ئے په سترګو دی او دومره ئے عمر دے، نو چې تاته دومره پته ده چې دومره راځی خو هلته ئے اوولہ کنه، دلته ئے څه له راپریږدې۔ بیا دغه شان دا قصه صرف اوس چې څنګه د مائننګ حوالې سره خبره اوشوه او بیا همایون صاحب خبره اوکړه چې یره کور کمانډر چې دے هغه په کوم Behalf باندې ډی سی یا د نورو خلقو

میټنګ Chair کوی؟ که تاسو پرونے سټیټمنټ کتلے وی د وزیراعظم صاحب، نو هغه وائی چې بجلی اووه روپئی ارزانه شوه او په دیکښې د ټولونه غټ کردار چې دے دا آرمی چیف صاحب ادا کړے دے، نن زما د ملک د ریټونو تعین د ارزانولو او د ګرانولو چې دے هغه آرمی چیف صاحب کوی، نو د دې نه تاسو د دوئ د ترجیحاتو اندازه اولګوئ چې د دوئ ترجیحات څه دی؟ زمونږ دا جعلی حکومت چې کوم په مرکز کښې ناست دے، په فارم سینتالیس باندې چې راغلے دے، هغوی بې اختیاره دی، هغوی سره هیڅ قسم اختیار نیشته خو مونږ دا یو سوال کوؤ، دا یو تپوس کوؤ چې مونږ پښتانه ولې وژنی؟ که په مسلمانئی مو وژنی نو زه خو وایم چې په ټول پاکستان کښې مضبوط مسلمانان مونږ یو، الحمد لله مونږ پینځه ټائمه مونځ کوؤ، روژه نیسو، دا نور خلق چې کوم دے د دغو نه ښه کامله مسلمانان یو، او که د ملک سره په محبت مو وژنی نو مونږ د دې ملک د ټولونه زاړه شهریان یو، دا نور خلق د بل ځائے راغلے دے، نن هم په کشمیر کښې زمونږ د دیر د خلقو، زمونږ د پښتنو ادیرې د شهیدانو نه ډکې دی، د دې ملک د پاره مونږ جنګ لړاؤکړے دے، دغه خبره خو هم نشته، نو بیا مو اخر څه مسئله ده؟ جناب سپیکر، غټه مسئله دا ده چې دلته په هغه ځایونو کښې مونږ ته دوئ لانجې جوړوی چې په کوم ځایونو کښې وسائل دی۔ پرون وزیراعظم صاحب بیان اوکړو چې په دې ملک کښې د کهربونو ډالرو معدنیات موجود دی او دا معدنیات صرف په صوبه خیبر پختونخوا او په بلوچستان کښې موجود دی، خو نن د بلوچستان د عوامو څه صورتحال دے؟ او نن د خیبر پختونخوا د عوامو څه صورتحال دے؟ هغه دوه صوبې چې صرف کپاس پیدا کوی او صرف غنم پیدا کوی، د هغوی څه پوزیشن دے؟ نن چې کوم خلق زمونږ په وسائلو باندې لوبې کوی، زمونږ د وسائلو په وجه هغوی ته رنړاګانې دی، د هغه هر څه نه مونږ محروم یو خو د هغې باوجود هم بیا مونږ وژنی۔ جناب سپیکر، مونږ دا وایو چې د دې واقعې دې جوډیشل انکوائری جوړه شی او چې څه قسم خلق په دیکښې ملوث دی هغوی ته دې سزا ورکړے شی، هیڅوک د قانون نه بالاتر نه دی، که دوئ د خپلې مجسمې د بې توقیرئ او د توهین په وجه باندې لس لس کاله سزا خلقو له ور کولے شی نو پکار خو دا ده چې زمونږ لس بې ګناه خلق وژلی شوی

دی، د دوئ سزا به دوئ له څوک ورکوی؟ په دې باندې جناب سپیکر صاحب، باقاعده تاسو رولنګ ورکړئ او څنګه چې زمونږ ورور خبره اوکړه چې تاسو دې اسمبلئ ته آئی جی راوغواړئ او کوم متعلقه خلق چې دی، دا ټول راوغواړئ او د دغه نه د دې واقعې تپوس اوکړے شی۔ ډیره زیاته مهربانی، شکریه جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب عبدالسلام آفریدی صاحب، آفریدی صاحب کدھر چلے گئے؟ اچھا، پھر ارباب عثمان صاحب، ارباب صاحب، ایک منٹ ادھر ہماری آفیسر گیلری خالی پڑی ہے تو یہ آپ چیک کریں، یہ Attendance ان کی چیک کریں، کیوں ہمارے افسران نہیں ہیں؟

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: مهربانی سپیکر صاحب، ډیر اهم موضوع ده او ډیره اهمه خبره زمونږ د پښتنو او زه به دا اووایمه چې د پاکستان د بقاء د پاره ده۔ زه ډیر ټائم نه دا یو خبره کومه چې څوک دې دا نه ګنړی که اوور په پاکستان کښې په پختونخوا باندې لګیدلے دے نو هغې سره پاکستان به متاثره کیږی نه، زما دلته ډیر فاضل ممبران صاحبانو ډیرې زبردستې خبرې اوکړې او خبره به داسې کوؤ چې نن مونږه پارټی پارټی به نه کوؤ بلکه پارټئ نه بالاتر او په هغې کښې زمونږ د ټولو ښیګړه به وی او ډیر پر اعتماد او ډیر وثوق سره او ډیر فخر کوم په خپل ممبران صاحبانو باندې چې هغه چرته ایشو راشی نو داسې Highlight کوی۔ سپیکر صاحب، افسوس سره پاکستان کښې خلق صرف خپل ته ښه او نورو ته بد وائی، حقائق به مخې ته ایږدو، خبره دا ده چې دلته سوال دا راغلو، همایون خان ډیر ښه آواز اوچت کړو چې یره ډی سی څنګه زمونږ نه بغیر ملاقات کوی کور کمانډر یا سټیشن کمانډرسره؟ نو دا حکومت د چا دے؟ او ډی سی چا ته وائی او کمشنر لا چا ته وائی؟ او که تاسو بیا هم، زما خیال دے تاج خان! ستاسو هم دیکښې به تجربه شوې وی چې معلومات د حکومت چلولو او د حکومت اثر و رسوخ تاسو کول غواړئ نو لږ معلومات اوکړئ چې داسې دور تیر شوے دے چې هلته چیف سیکرټری هم د منسټر نه بغیر، د ایم پی اے د اجازت څه اقدامات به ئے نه شو کولے، نو پکار ده چې دا سوال تاسو پورته کړئ، ډیر زبردست سوال دے خو دا سوال تاسو د حکومت نه اوکړئ۔ بل زه نه پوهیږم چې هغه اول سیشن کښې ما دا یو خبره کړې وه چې زمونږ ذمه واری بنیادی اول که د نورو خلقو نه راځی نو کم ازکم د پی ټی آئی هغه ډیر به وایم چې تشدد شده او ډیر

مظلوم سپورټرانو باندې افسوس راځي چې د هغوی هم څوک هډو تپوس نه کوي، تاسو وايئ چې مونږ څوک سيريس نه اخلي، تاسو څوک سنجيده څنګه واخلي چې يو کال اوشو، زه خو حکومت به نه وايم، مخکښې به ورته اووايمه دا زمونږه خبرې خو نه دي، شکيل خان خبرې اوچتې کړلې، الزامات ئے اولګول خو د هغې نه پس څه پته نه لګي چې د هغې څه اوشو؟ ستاسو Accountability committee کښې چې کوم ممبران صاحبان دي، زه خو هغوی ډير ښه پيژنم، ډير معزز دي خو د هغوی Background اوګورئ، بيا هغه ورځ د Wheat crisis خبره رااوچته شوه، ډيره ښه خبره ده چې قاضي انور صاحب هغه خبره اوکړه، هغې نه پس د هغې څه حالات جوړ شول؟ نقصان خو تاسو ته په دې باندې رسی، مونږ هم په حکومتونو کښې پاتې شوي يو، تاسو ټولو ته پته ده چې پينځه ځله مو کړے دے، تاسو اوس څوک سنجيده په دې نه اخلي چې تاسو پخپله ځان سيريس نه اخلئی، الزامات لګی، د تحقيقاتو به څه جوړيږی؟ او ټولونه اهمه او بنيادی خبره دا ده چې يره که ټول چا څه هم کړې وی، زما خو غرض پيسې سره دے چې چا څومره هم غبن کړے دے، هغه ورځ تاسو د چوبيس سوالونو Questionnaire رااوليږلو، ستاسو سابقه وزير صحت او وزير خزانه هغوی تاسو ته جواب درکړو، ما خو دا کتلی وو او ما خو دا کوشش کولو، زما په هغې کښې يو خواهش وو چې هغې کښې پته اولګی چې يو بنيادی سوال ترې نه دا اوکړئ چې اوس که مونږه په فيډرل ګورنمنټ باندې الزامات لګوؤ نو د وزير خزانه او فنانس ډيپارټمنټ بنيادی کار دا دے چې هغه خپل بجټ پورا کولے شي، هغه پينځه کاله کښې ستاسو دا بجټ Lapse شوے دے، نو دا سوال ترې نه لږ اوکړئ نو بيا هم دا ټول څيزونه چې مونږ يو ځائے راغونډوؤ او د عوامی نيشنل پارټئ باندې چې پارټی ما تاسو ته مخکښې اووئيل چې د پارټئ هغه به نه کوؤ، نو چې تاسو کله اقتدار ته راتللئ او د خپلې صوبې عوامو او د پاکستان خلقو ته يو دهوکه مو ورکوله چې یہاں پہ دہشتگردی د عوامی نيشنل پارټئ په وجه راغلې وه نو اوس بيا دلته ولې دهشتګردی راغلې ده؟ دا به تاسو منئ او د دې شی اعتراف به کوئ چې يا هغه ټائم تاسو دروغ وئيل يا اوس تاسو دروغ وايئ او دا زما نمبرې نه دی، دا د South Asian Terrorism Portal نمبرې دی چې هغوی دا

وائی چې2004 نه 2009 پورې ټولو نه زیاته دهشت ګردی چې ده هغه په 2024 کښې شوې ده چې هغې کښې زمونږه 1350 کسان شهیدان شوی دی او ټولو نه زیات واقعات شوی دی، نو د هغې تپوس به څوک کوی؟ او بیا تاسو پاڅئی او وائی چې راځئی دیکښې مونږه الحاق اوکړو، تعاون اوکړو، نو زه دا سوال به هم پورته کومه چې تراوسه پورې چرته تاسو اے پی سی کال کړې ده؟ څوک مو اعتماد کښې اغستلے دے؟ اول خپل ځان باندې او ګریبان کښې نظر واچوئ او بالکل دا زمونږه ضرورت دے، عوامی نیشنل پارټی تاسو سره په دې شی باندې ولاړه ده، د خدائے شکر دے چې د ټولو نه زیاتې قربانیانې هم ورکړې دی، بیا به هم ورکوؤ خو دا مه هیروئ چې دې باندې مونږه کمیټی کمیټی او politics Politics سیاست نه شو کولے، نو راځئی که دا شے سنجیده اغستل غواړئ نو نن د دې شی تعاون اوکړئ چې اے پی سی کال کړئ، مونږ تاسو نه وړاندی به په دې شی کښې به تاسو سره ولاړ یو چې دا دهشت ګردی دلته ختمه کړو خو د کاټلنګ صرف مهربانی اوکړئ خبره مه کوئ۔ جناب سپیکر، اول مونږه د Merged districts خبره کوله، دا زمونږ دلته خبره راغله د معدنیاتو او چې ما په دې Cause باندې څو ځلې خبره کړې ده چې د Merged districts فائده به وی یا به نه وی، پختونخوا ته او پاکستان ته هغې ټولو نه لویه فائده ده۔ بل چې کومو خلقو باندې تاسو اوس ګوته اوچتوئ لګیا یئی، دا سوال اوکړئ چې ولې زمونږه Settled area کښې کاټلنګ نه اول د ډی آئی خان تپوس اوکړئ چې د دهشت ګردئ څه جواز دے؟ اوس څوک د هغې نه فائده اخلی یا مستفید کیږی لګیا دے؟ او چې کله پورې مونږ دلته ناست یو او دا خبرې او صرف تقریرونه کوؤ او ټول Stakeholders onboard هم نه وی اغستلی او چې تاسو خپل دا نور خلق دلته نمائندګان چې دا زمونږه Basic responsibility as a parliamentarian جوړیږی او که اے پی سی تاسو نه کال کوئ نو ما نه لیکلی واخلئی، دا په ریکارډ باندې تاسو ته په Floor of the House خبره کوم چې تاسو به څوک سنجیده نه اخلی او په دې وجه باندې زه دا ګنړم چې دلته زمونږ یو غیر سنجیده حکومت دے، Deliverance ئے نیشته، د حکومت کار دے چې تاسو به Delivery بنایئی، تاسو د فیډرل ګورنمنټ ډیپارټمنټس پریږدئ، خپل

چې کوم Devolved departments دی، هغه ایگریکلچر، ایریگیشن لوئے لوئے ، د هغې جواب اول راله راکړئ، نو په دې تاسو خلق سنجیده نه اخلی، نو زما دا تاسو ته مشوره ده چې راځئ حکومتونه مو هم ډیر کتلی دی، د خدائے شکر دے چې څوک دا خبره به نه کوی چې یو روپئ غبن هم چرته کړے دے ، ډیر فخر سره تاسو ته خبره کوم او راځئ چې په دې شی راغونډ شو چې یو بل باندې گوتې نه نیسو او د صوبې د وسیع تر مفاد د پاره خبره اوکړو او بیا د حلقې په سطح چې چرته دس هزار روپئ فضل الهیٰ خان! ستاسو دا خبره راشی نو مونږ خو هم اول د مخالفینو د پاره هم کار کړے دے ، نو مونږه ولې تاسو بیلوئ؟ تاسو ته 80 فیصد ریکارډ میجارټی ملاؤ شوې ده، زمونږ خو صرف بیس اکیس حلقې به وی، که خبره کوؤ نو فارم سینتالیس، نو ما خو تاسو چیلنج کړئ چې راځئ دا بیلټ هم کهلاؤ کړو، کهلاؤ کړئ د 2018 نه چې دا لارې تاسو ورته ښودلې وې، چا درته د وئیلی وو چې تاسو په دیکښې دوباره دا خلق ملوث کړئ او دا ما په ریکارډ ، "ټاک شوز" باندې، نیشنل میډیا باندې دا خبره مې کړې ده چې که د صوبې مفاد نه غواړئ نو د پاکستان مفاد د پاره مونږه سیاسی قیدیان نه منو، زه دا مطالبه بیا کوم چې عمران خان تاسو رها کړئ، که هغه باندې څه ثابت شی نو هغې نه پس هغه بیا تاسو قید کړئ، مونږ تاسو ته وړاندې نه دا خبره کوؤ خو هغې سره چې مونږ سره په دائره اختیار کښې چې د کومې فیصلې کولو اختیار شته، نو مهربانی اوکړئ په هغې باندې راغونډ شو چې اوس دا خبره کاټلنگ ته راغلې ده، بنوں ته راغلې ده، کرک ته راغلې ده، ډی آئی خان ته راغلې ده، د دې نه پس زمونږه کورونه ته به راځی او هغه دې د پاره راغلې ده چې مونږه دلته چې کوم خلق گورو لگیا دی نو Allegations د پاسه Allegations، ستاسو ټاپ منسټریانو باندې، ستاسو وزیر اعلیٰ باندې ستاسو خپل منسټرانو لگولی دی نو د هغې تحقیقات اوکړئ نو هله به تاسو خلق سیریس اخلی او عوامی نیشنل پارټی او مونږ کم از کم درته دا وایو چې تاسو سره Onboard یو په دې المیه کښې، او پکار ده چې کوم خلق تاسو دیکښې یو نشاندهی کوئ نو هغوی د پاره هم دا خوش آئند خبره به وی۔ اوس دې دا څوک نه گنړی چې د ستر اسی (80 / 70) او نوے (90) دهائی په لحاظ باندې تاسو به خلق دباؤ کړئ او خلق به دباؤ شی او

سوشل میډیا باندې هم مه یریږئ، زه دا ستاسو د پی ټی آئی اړخ نه خبره کوم، اوس د دباؤ کولو قیصې ختمې شوې، که تاسو کول غواړئ نو د پختونخوا د ټولو نه زیات وسائل مونږ سره په Merged districts کښې دی، تاسو ورله امن او تحفظ ورکړئ، ګورئ چې بیا خلق تاسو پسې به اودریږی که نه؟ خو پکار دا ده چې بیانیه او دا Narrative به مونږ ختموؤ او دا چې کله کمیټیانو او دې باندې فیصلې کوؤ نو مونږ سره اختیار دے، مونږ له عوامو دا مینډیټ راکړے دے، دا عناصر چې کوم دی، نو هاؤس نه مې ریکویسټ دے چې دا هم رااوغواړئ چې مونږ مستقل سطح باندې د دې شی یو بندوبست اوکړو۔ مهربانی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سهیل آفریدی صاحب، ستاسو ده پسی، اوس هغه جواب ورکوی جی۔ جناب سهیل آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی(معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ مهربانی جناب سپیکر، زمونږ Colleague خبرې اوکړې خو د کله نه چې ماشاءالله په بلوچستان کښې د خیبرپختونخوا د طرف نه سینیټر جوړ شوے دے نو د دوئ د جمعې مونځ هم په قلعه بالا حصار کښې وی، الحمدلله هلته ځی او د جمعې مونځ هم هلته کوی۔ اصل کښې چې کله د دوئ حکومت وو نو په خیبر پختونخوا کښې د ټولو نه زیاته دهشت ګردی هم شوې وه، واحد War on terror چې په پردی جنګ کښې د خیبر پختونخوا د ځوانانو، مشرانو، کشرانو، د زنانؤ د سر سودا اوکړه نو دلته مونږ اتیا زره شهداء پیش کړل او دا داسې یو جنګ وو چې په دیکښې مونږه اتیا زره شهداء پیش کړل او یو انچ زمکه هم مونږ نه ده نیولې، هغه هم د دوئ په برکت باندې۔ جناب سپیکر، زمونږ 2018 نه تر 2022 پورې جمهوری حکومت وو، الحمدلله په پاکستان کښې یو ډرون اټیک هم نه دے شوے، چې د انډیا د طرف نه زمونږ د سرحداتو پامالی اوشوه نو دوه جهازونه مو اویشتل او رااومو غورزول الحمد لله۔ پاکستان تحریک انصاف د عمران خان د Vision مطابق همیشه د ډرون اټیکس او د ملټری آپریشن مخالفت کړے دے، صرف زبانی جمع خرچ نه بلکه د هغې د پاره Practical steps ئے اغستلی دی، که هغه وزیرستان مارچ وی او که هغه د

نیتھو سپلائی بندش وی نو همیشه ئے پکښې کلیدی کردار ادا کړے دے۔ جناب سپیکر، محترم دا اووئیل چې په 2024 کښې د ټولو نه زیادته دهشت ګردی اوشوه، په 2024 کښې فیډرل ګورنمنټ د چا دے؟ 2025 کښې د چا دے؟ چې صوبه هم نه شوه سنبهالولے، مرکز هم نه شو سنبهالولے، پاکستان هم نه شو سنبهالولے نو زه تاسو نه دا تپوس کوم چې د "لندن پلان" حصه ولې جوړ شوئ؟ زه تاسو نه دا تپوس کوم چې Regime change operation حصه ولې جوړ شوئ؟ دا جواب خو شته کنه چې پاکستان خو ټهیک روان وو، دهشت ګردی نه وه، معیشت ښه طرف ته روان وو، په پاکستان کښې ډرون اټیکس نه کیدل، دهشت ګردی نه وه خو ستاسو څه ضرورت وو چې د پی ډی ایم حصه جوړ شوئ او بیا مو Regime change operation هم اوکړو او یو جمهوری حکومت مو را اوغورزولو۔ جناب سپیکر، جمہوریت کے تین ستون ہیں، سب سے پہلے Legislature، پھر ایگزیکٹیواوراس کے بعد جوڈیشری لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی جو قومی اسمبلی ہے وہ جعلی ہے، سینیٹ ہے، اس میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی بالکل ہے ہی نہیں، ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ہو رہا ہے اور ابھی بھی ہو رہا ہے، اگر ایگزیکٹیو کی بات کریں تو جس طرح ہم نے بچپن میں دیکھا تھا کہ ایک کباڑیہ ہوتا اور وہ ایک تار کے ذریعے مقناطیس کو کھینچتا ہے اور اس کے ساتھ کچرا اور کباڑ اکٹھا ہوتا، تو اس طرح ہمارے اردلی نے تمام جتنے بھی کچرے ہیں، وہ اپنے ایگزیکٹیو یا کیبنٹ میں شامل کر دیئے ہیں، ہماری کیبنٹ بھی اس طرح ہے، جوڈیشری جس کی طرف پورا پاکستان دیکھ رہا تھا، چھبیسویں آئینی ترمیم نے اس کا بھی بیڑا غرق کر دیا اسی جعلی حکومت نے، باقی دنیا میں یہی ہے، جمہوریت کے تین ستون لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ایک New entry ہے جسے اسٹیبلشمنٹ کا نام دیا جاتا ہے، وہ بھی Involved ہے۔ اچھا، اس میں جو ہماری ابھی کی بھرتی ہوئی ہے یا پروموشن ہوئی ہے یا جو ہمارا سپہ سالار ہے، وہ بھی تقریباً ریٹائرڈ ہو کر ہی چیف آف آرمی سٹاف بنا ہے، اگر ہماری Legislature کا یہ حال ہے، ایگزیکٹیو کا یہ حال ہے، جوڈیشری کا یہ حال ہے اور ہماری آرمی کا یہ حال ہے تو پاکستان کا یہ حال ہونا ہی ہونا ہے۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر، کہ ہمارا جو Elite mafia ہے، وہ پاکستان میں تمام قوانین، پاکستان میں تمام پالیسیاں، پاکستان میں تمام ریفارمز صرف اور صرف اپنے آپ کے لئے کرتا ہے، یہاں ہم پر آپ پر ڈرون اٹیک کرتے ہیں اور وہ وہاں اپنے لئے جزیرے خریدتے ہیں، یہاں ہم پر دہشت گردی کو مسلط کرتے ہیں، یہ لندن، پیرس اور

نیو یارک میں اپنے لئے فلیٹس خریدتے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ان تمام مسئلوں کا حل ایک ہی ہے، جو کروڑوں دلوں کی دھڑکن ہے جس کو انہوں نے ناحق قید کیا ہوا ہے، وہ ہے قیدی نمبر 804 ہمارا لیڈر، ہمارا قائد جناب عمران خان صاحب، اس کے بغیر نہ ہی یہ پاکستان میں امن لا سکتے ہیں، نہ پاکستان کی معیشت کو بہتر کر سکتے ہیں کیونکہ اس کو 8 فروری 2024 کو پورے پاکستان نے ووٹ دیا ہے اور وہ پورے پاکستان کا وزیر اعظم ہے، وہ پورے پاکستان کا شہزادہ ہے، وہ پورے پاکستان کے دل کی دھڑکن ہے، جب تک وہ باہر نہیں آتا، ان لوگوں نے اس طرح ہی رلنا ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو حالات بنائے گئے ہیں، میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کو بدنام کرنے کی سازش تھی، یہ صرف پاکستان تحریک انصاف کو کچلنے کی سازش تھی، یہ صرف پاکستان تحریک انصاف کو دبانے کی سازش تھی، اس لئے پاکستان میں ایسی پالیسیاں یا پاکستان میں ایسی سازشیں کرنے لگے تھے جن سے پاکستان تحریک انصاف کو یہ دبا سکیں لیکن ابھی حالات ان کے ہاتھ سے بھی چلے گئے ہیں، چاہے وہ ہماری موجودہ حکومت ہو یا اسٹیبلشمنٹ ہو، دونوں کے ہاتھ میں آج کے حالات نہیں ہیں پاکستان کے، کیونکہ ان کے دماغ میں کرپشن، دو نمبری اور بے غیرتی کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں، نہ ان کے پاس پالیسی ہے پاکستان کو بہتر بنانے کے لئے، نہ ان کے پاس کوئی ریفامز ہیں پاکستان میں لانے کے لئے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ایسا منصوبہ ہے جس سے پاکستان اٹھ سکے کیونکہ ایک تو یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں اور دوسرا کوشش بھی نہیں کرتے، ساری عمر انہوں نے جو کیا ہے پاکستان کے ساتھ، وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ جناب سپیکر، جب تک پاکستان میں Political stability نہیں آئے گی، جب تک Economic stability نہیں آئے گی، تب تک Peace نہیں آئے گا اور اس کا واحد حل اڈیالہ جیل میں بیٹھا جناب عمران خان صاحب ہیں، ہوش کے ناخن لیں، آنکھیں کھولیں اور خدارا پاکستان کے ساتھ اور پاکستانیوں کے ساتھ مزید ظلم بند کریں۔ بہت شکریہ، مہربانی۔ وما علینا الا لبلاغ۔

جناب مسند نشین: بہت شکریہ۔ اچھا ایک منٹ جی، شفیع جان صاحب، آپ بولیں لیکن ذرا مختصر رکھیں، باقی بھی ہمارے معزز ممبران صاحبان، وہ بھی بولنا چاہتے ہیں تو ذرا مختصر کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو چیئرمین صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ چیئرمین صاحب، جیسے فلور پہ ڈرون اٹیک پہ بات ہو رہی ہے، مردان کاٹلنگ کی، جو کہ ہفتے کے دن Early hours میں جو ہوا، اس پہ کافی تفصیلاً بات ہوئی ہے، اپوزیشن کی طرف سے بھی اور

حکومتی بینچز کی طرف سے بھی۔ چیئرمین صاحب، اگر ہم تھوڑا سا پیچھے جائیں 2004 سے لے کر 2018 تک، تو پاکستان کی سرزمین پر چودہ سال میں 430 کے لگ بھگ ڈرون اٹیکس ہوئے ہیں جن میں چار ہزار لوگ مارے گئے، چار ہزار میں ایک ہزار ہمارے سویلین مارے گئے اور اسی کے ساتھ ساتھ اٹھارہ سو لوگ ہمارے زخمی ہوئے۔ جناب سپیکر، جو ڈرون اٹیک ہوتا ہے وہ کبھی بھی Accurate نہیں ہوتا، جب بھی ڈرون اٹیک ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ملحقہ آبادی کو نقصان پہنچتا ہے، اس میں سویلین جو ہوتے ہیں وہ مارے جاتے ہیں اور ایک ایسی ریاست جہاں پہلے سے دہشت گردی عروج پر ہے، ہمارا اسد رن بیلٹ اس وقت دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے، لکی مروت آپ دیکھ لیں، آپ کرک دیکھ لیں، آپ اس کے ساتھ ملحقہ ٹانک دیکھ لیں، تو وہاں پہ وہ ایریا پہلے سے دہشت گردی کی جو آگ ہے اس کی لپیٹ میں ہے اور اسی اثنا میں رمضان کے مہینے میں ایک ڈرون اٹیک ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، قائد تحریک وزیر اعظم عمران خان نے آج سے چودہ سال پہلے سب سے پہلے واحد سیاست دان تھے جنہوں نے ڈرون اٹیک کے خلاف دھرنا دیا اور اسی پشاور میں دیا، وہ پہلے واحد سیاست دان تھے جو فلور پہ کہتے تھے کہ ڈرون اٹیک اور ملٹری آپریشن کسی چیز کا حل نہیں ہوتا، آپ نے آپریشن کرکے، ڈرون اٹیکس کرکے آخر میں بات ٹیبل پہ آکر بات کرنا ہوتی ہے، جب آپ نے Negotiations ہی کرنے ہیں، جب آپ نے بات میز پہ حل کرنی ہے تو آپریشن اور ڈرون اٹیکس کیوں ہوتے ہیں؟ اور پھر ایک ایسے Settled area میں ڈرون اٹیک کرنا جسے نہ صوبائی حکومت کو کوئی علم ہے، نہ یہاں پہ جو باقی اتھارٹیز ہیں ان کو کوئی علم ہے اور آپ اس میں گیارہ لوگ مارتے ہیں اور گیارہ لوگوں میں سے نو لوگ سویلین ہوتے ہیں اور ایک ہی فیملی کے ہوتے ہیں، جن میں بچے بھی ہوتے ہیں، جن میں عورتیں بھی ہیں، اب اس چیز سے دہشت گردی نہیں بڑھے گی تو اور کیا بڑھے گا؟ یہاں پہ جو ہمارے پاس بارڈر ہے، وہاں پہ انہوں نے Fence لگائی، اربوں ڈالر کی Fence لگائی گئی، وہ Fence اس لئے لگائی گئی تھی اور ان کا یہ کہنا تھا کہ اس Fence کے لگانے سے یہاں پر دہشت گرد Re-settle نہیں ہوں گے اور دہشت گردی میں کمی آئے گی، تو یہ دوبارہ کیسے دہشت گرد Re-settle ہو رہے ہیں؟ کون ان کو Re-settle کر رہا ہے، KP کو کون دہشت گردی کی طرف لے کر جا رہا ہے؟ کون KP کو ایک دفعہ پھر اس آگ میں لے کر جا رہا ہے؟ جہاں پہ ہم چودہ سال سے جل کر یہاں تک پہنچے ہیں، ہم نے 80 ہزار شہادتیں دی ہیں، آپریشن جو کرتا ہے ہمیں اس کا بھی نہیں پتہ اور اس کے ریزلٹس کیا ہوتے ہیں؟ اس کا بھی کوئی پتہ نہیں ہے، آپریشنز شروع کب ہوتے ہیں، ختم کب ہوتے ہیں، کون جیتا ہے،

کون ہارتا ہے، کس کو فائدہ پہنچتا ہے، کس کو نقصان ہوتا ہے؟ کوئی کسی کو علم نہیں، لیکن آپریشن کے نام پہ، Targeted operation کے نام پہ، ڈرون اٹیک کے نام پہ عام سویلین کو مارنا یہ آپ اس صوبے کو مزید دہشت گردی کی طرف لے کر جارہے ہیں۔ میں اپنی حکومت سے اور جناب سپیکر، آپ کی Chair سے یہ التجاء کروں گا کہ آپ Concerned authorities کو بلائیں، وہ اس ہاؤس کو بریفنگ دیں اس پر کہ ڈرون اٹیک کیوں ہوا؟ کس نے کیا اور کیا ریزلٹ اس سے Achieve ہوا؟ اس میں جو سویلین کا Damage ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ اربوں ڈالرز جو سیکیورٹی کی مد میں لیتے ہیں، وہ اس لئے لیتے ہیں کہ تحریک انصاف کو توڑا جائے، سیکیورٹی ان کی توز یرو ہے، جتنی ان کی ایجنسیز ہیں، ان سے کیسے یہ لوگ Re-settle ہورہے ہیں؟ اور ان کا سارا زور صرف اور صرف تحریک انصاف پہ اور تحریک انصاف کے توڑنے پر ہے اور یہ عمران خان کو مزید کتنی دیر جیل میں رکھ سکتے ہیں؟ سارا زور اس پر ہے جناب سپیکر، اور اس سے زیادہ جگ ہنسائی کی بات یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کا ایک وہ، میں کہتا ہوں ایک Mouth piece جو ہے وہ عطاء تارڑ صاحب، وہ بیٹھتے ہیں، پھر وہ جھوٹ پہ جھوٹ بولتے جاتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ جی ڈرون اٹیک سے کوئی سویلین ہلاک نہیں ہوا، جہاں پہ یہ ڈرون ہوا ہے وہاں پہ چھ سے نو کلومیٹر تک کوئی سویلین آبادی نہیں ہے اور یہ ہم نے جو ڈرون اٹیک کیا ہے، یہ ہمیں مصدقہ اطلاع تھی۔ جب آپ کے پاس مصدقہ اطلاع تھی تو کیسے نو سویلین اس میں مارے گئے، کیسے ایک ہی خاندان کے مرد اور بچے مارے گئے؟ تو یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو بلوچستان اور KP میں ہورہی ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ چیز پنجاب میں ہو، ہم یہ نہیں چاہتے یہ دہشت گردی سندھ میں ہو لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ دہشت گردی صرف اور صرف بلوچستان اور KP میں بھی نہ ہو۔ ارباب عثمان صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں لیکن اب باتیں کرنے میں اور عمل کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے، ان کے لیڈر جو بلوچستان سے ڈومیسائل بنا کر ایک عسکری سینیٹر بنے جو وہ خود ہی Non serious ہیں، یہ کہتے ہیں گورنمنٹ Non serious ہے، ان کا لیڈر ہی Non serious ہے، وہ کبھی کہتا ہے کہ روزہ سعودی عرب کے ساتھ رکھو، عید سعودی عرب کے ساتھ مناؤ اور جمعہ کی نماز پتہ نہیں یہ سہیل بھائی کی بات کہ قلعہ بالاحصار میں خود ادا کرتے ہیں، (تالیاں) تو ایک ایسے Non serious کی جماعت، وہ ہمیں یہ کہتی ہے کہ آپ کی گورنمنٹ Non serious ہے، ان کا اگر آپ Track record اٹھا لیں تو انہوں نے پختونوں کو ڈالروں کے عوض بیچا، ان ہی کے ٹائم پہ جب یہ حکومت میں تھے، اس صوبے میں سب سے زیادہ دہشت

گردی تھی اور جب Regime change ہوا، جب چھبیسویں امنڈمنٹ ہوئی تو ان ہی کے لیڈر نے جاکر اس میں ووٹ ڈالا، پہلے فوج کے خلاف بیانیہ بنایا، اسٹیبلشمنٹ کے خلاف بیانیہ بنایا، پختونوں کے علمبردار خود کو قرار دیا اور جب تھوڑی سی سختی آئی تو چھبیسویں امنڈمنٹ میں جاکر انہوں نے ووٹ ڈالا، صرف اپنے ریٹ کو بڑھانے کے لئے۔ایک بندہ بلوچستان سے جو پختونوں کا لیڈر کہتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اے این پی کی بڑی Legacy تھی، کہاں باچا خان، کہاں ولی خان اور کہاں پھر یہ ایمل خان، میں کچھ اور نہیں کہوں گا، پھر اس جماعت میں بشیر بلور بھی تھا، اس جماعت میں پھر غلام بلور جیسے لیڈر بھی ہے، تو وہ جو لیڈرشپ کا معیار تھا وہ اب وہ ایمل ولی کو دیکھ کر دیکھ سکتے ہیں، ان کی جماعت کی جو Seriousness ہے، وہ ایمل ولی کی قائدانہ جو صلاحیت ہے، اس سے آپ Match کرلیں تو ان کی جماعت کی آپ کو Seriousness مل جائے گی۔جناب سپیکر، آخر میں یہ جو ڈرون اٹیک، پاکستانی ڈرون اٹیک ہوا ہے، اس سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ جی امریکہ ڈرون اٹیک کرتا ہے، یہ ڈرون اٹیک انہوں نے خود کیا ہے، اگر امریکی ڈرون اٹیک ہو یا پاکستانی ڈرون اٹیک ہو، یہ جب بھی ہوگا تو اس میں سویلین لوگ Affected ہوں گے، ڈرون اٹیک کسی چیز کا حل نہیں ہے، نہ ہی آپریشنز کسی چیز کا حل ہیں، آپ نے آخر میں آکر میز پہ بات کرنی ہے، تو کیوں نہ اس Damage سے بچنے کے لئے پہلے ہی ہم میز پہ بیٹھیں اور ان سے بات کریں اور ہمیں امید ہے کہ حکومت جو ہماری صوبائی حکومت ہے، نہ اپنی کوئی سرزمین دہشت گردی کے لئے استعمال ہونے دے گی اور نہ ہی اپنی سرزمین کسی بھی آپریشن کے لئے استعمال ہونے دے گی۔بہت شکریہ آپ کا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سردار ریاض صاحب، سردار ریاض صاحب، ذرا مختصر رکھیں، باقی ہمارے معزز ممبران ہیں، انہوں نے نام لکھیں ہوئے ہیں، Number wise سب کو ٹائم دوں گا۔جی سردار ریاض صاحب، سردار ریاض صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔آپ کی ہدایت بھی ہے کہ بات کو مختصر کریں، میں صرف دو تین ایشوز ہیں، ان پہ بات کروں گا۔جناب سپیکر صاحب، ایک تو ڈرون حملے میں ہماری قوم کے جو لوگ شہید ہوئے ہیں، الحمد للہ ان کے بارے میں پورے پی ٹی آئی کے ممبران نے اور اس ہاؤس نے بات کی ہے مگر مختصر ایک بات ہے کہ اس کے حل کے بارے میں ہمیں بتایا جائے اور وہ حل ہونا بھی چاہیئے کہ اس پہ کمیٹی بنے گی یا اس کا اگلا حل کیا ہوگا؟ ایک تو جناب سپیکر صاحب، اس کا مکمل حل ہونا چاہیئے، اگر مکمل حل نہیں ہوگا تو اسی طرح کافی لوگ اور بھی شہید ہوں گے جناب سپیکر

صاحب، ایک تو میں اس مسئلے کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا ایک ایشو ہے جناب سپیکر صاحب، کشمیر مظفر آباد کے اندر ایک بڑا ظلم ہوا ہے، ادھر ہماری وس (طاقت) نہیں ہے کیونکہ ہماری کے پی گورنمنٹ تو ادھر ہے اور وہ وس وفاق گورنمنٹ کی ہے، ادھر عید سے کچھ دن پہلے میرے کوہستان کے لوگ وہاں پہ رہتے ہیں، ان کے گھر میں اندر گھس کر دو بندے شہید ہوئے، ایک بندہ شہید ہوا۔۔۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب، یہ ان کی آپ سنیں پھر آپ جواب دیں گے ان کو، یہ جو ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں، کشمیر کا واقعہ۔

جناب محمد ریاض: افطاری سے تھوڑا ٹائم پہلے گھر میں اندر گھس کر دو بندے زخمی ہوئے ہیں اور ایک بندہ شہید ہوا ہے، تو میری کشمیر کی پولیس کے ساتھ بات ہوئی تو جناب سپیکر صاحب، پہلے تو وہ ایف آئی آر نہیں کرتی تھی اور اس کے بعد ایف آئی آر تو انہوں نے کی مگر وہ نہ ہونے کے برابر کیونکہ وہ جو کیس بنتا ہے وہ 7ATA کا کیس بنتا تھا، ان پر دہشت گردی کی ایف آئی آر ہونی چاہیئے تھی، ہمارے اس ایوان کی طرف سے، اس اسمبلی کی طرف سے، وفاقی گورنمنٹ میں جو لوگ ہیں، جو امور کشمیر کے لوگ ہیں، ہم ان کو درخواست کرتے ہیں، ایک تو ان کے اس کیس پہ فی الفور کمیٹی بنائی جائے اور جناب سپیکر صاحب، ایک دوسری شارٹ سی بات ہے، ہمارا منسٹر لاء بھی بیٹھا ہوا ہے، تین مہینے سے گلگت بلتستان میں دیامیر کے لوگ روڈ پہ ہیں، یہ بھی بہت ضروری ایشو ہے، اس پہ ہمارا بھی نقصان ہے، اس پہ پاکستان کے پورے عوام کا نقصان ہے، وہ کس ایشو پہ وہ روڈ پہ ہیں؟ کہ ڈیم میں جو ان کی زمینیں گئی ہیں، ان حقوق کے بارے میں ان کا ایگریمنٹ ہے، اس ایگریمنٹ کے مطابق ان کے حقوق ان کو نہیں دیئے جاتے ہیں، پورے رمضان میں افطاری لوگوں نے روڈ پہ کی ہے، سحری بھی لوگوں نے روڈوں پہ کی ہے، اس میں ایک تو اس گلگت بلتستان کے غریب عوام کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ان کے حقوق کے جو پیسے بنتے ہیں وہ بینک میں ہیں اور بینکوں سے وفاقی گورنمنٹ مختلف قسم کے اپنے مفاد وصول کرتی ہے، ان کے لاکھوں روپے تو صرف ٹیکس کے بنتے ہیں جو ان کا پرافٹ بنتا ہے، اس لئے وہ پیسے نکالتے نہیں ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ ایک تو یہ لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میری یہ درخواست ہے اور دوسرا جو ہمیں نقصان ہو رہا ہے، وہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ اس جرگے کو بہانہ بنا کر یہاں سے ہیلی کاپٹر پہ ادھر جاتے ہیں، ادھر لوگوں کو مطمئن نہیں کرتے اور وہ واپس آتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو وہ جو آنے جانے کا خرچہ ہے، وہ سرکاری خرچہ ہے، اس سرکاری خرچے میں ہم بھی ہیں، ہمارے یتیم بچے بھی ہیں پاکستان کے، یہ فضول

خرچ کر رہے ہیں، یہ مسئلے کے حل کی طرف نہیں جا رہے ہیں اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، جو کمپنی وہاں پہ کام کر رہی ہے، ان کا وفاقی گورنمنٹ کے ساتھ ایک ایگریمنٹ ہے کہ ہمارا کام بند ہو گا تو ہم آپ سے Penalty لیں گے اور وہ Penalty جو ہے نا ان کو حق وصول نہ ہونے کی وجہ سے وہ Penalty ہے جناب سپیکر، تو میں درخواست کرنا چاہتا ہوں اس اسمبلی کے ایوان سے، وہ مل کر درخواست کریں وفاقی گورنمنٹ سے کہ یہ جو ڈیم کے مسئلے لگے ہوئے ہیں، چاہے وہ کوہستان میں ہیں، چاہے وہ گلگت بلتستان دیامیر میں ہیں، وفاقی گورنمنٹ ایک بہترین کمیٹی بنائے، لوگوں کا حق لوگوں تک پہنچائے، لوگوں سے بھی زیادتی نہ کرے اور عوام سے بھی زیادتی نہ کرے اور فضول خرچی کر کے ہمارے پاکستان کے پیسوں کو بھی ضائع نہ کرے، یہ میری تین باتوں پہ بات تھی۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سردار صاحب، آپ یہ کریں، چونکہ گلگت بلتستان تو ہمارے صوبے کا حصہ نہیں ہے تو آپ ایک قرارداد لے آئیں جو یہاں اسمبلی سے پاس ہو کر فیڈرل گورنمنٹ چلی جائے گی، Next sitting میں اس کے لئے قرارداد لے آئیں، دونوں کے لئے آپ علیحدہ علیحدہ قراردادیں لے آئیں تو وفاقی حکومت کو بھیج دیں گے۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شفیع اللہ خان صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب، ایک اہم ڈیبیٹ ہو رہی ہے، آپ نے مجھے موقع دیا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب، 29 مارچ کو کاٹلنگ میں جو ڈرون اٹیک ہوا ہے، اس میں بڑے، بوڑھے، بچے اور مستورات عہدہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں، اس وحشیانہ اٹیک کے بعد آئی ایس پی آر اور پرائم منسٹر نے سٹیٹمنٹ دے کر کہا کہ ملک دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا، ملک دشمن عناصر کو نشان عبرت بنایا گیا۔ سپیکر صاحب، یہ Dead bodies، یہ ظلم اور یہ بربریت جس نے دیکھی ہے، ان لوگوں کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے، ان کی یہ سٹیٹمنٹ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جہاں تک ان شہداء کا تعلق ہے تو یہ گجر برادری سے وابستہ لوگ ہیں، یہ بے داغ ماضی کے مالک ہیں، یہ بے قصور ہیں، یہ نہتے ہیں، یہ ہر سال سردی سے بچنے کے لئے گرم علاقوں کا رخ کرتے ہیں جو وہاں پر اپنا مال مویشی پالتے ہیں، یہ بھی سردی سے بچنے کے لئے آئے تھے اور مقامی تھانہ میں اندراج کر کے وہاں پر رہائش پذیر تھے۔ سپیکر صاحب، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، میں

Suggestion دیتا ہوں کہ اس میں جوڈیشل انکوائری کی ضرورت ہے، ہر صورت اس میں جوڈیشل انکوائری ہونی چاہیئے تاکہ حقیقت طشت از بام ہو جائے اور جس نے زیادتی کی ہے، جس نے غلطی کی ہے، اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ دوسری بات، سپیکر صاحب، ہمایون خان نے بات کی، ہمارا مشترکہ حلقہ ہے، اس کا نام ہے برچڑے پہاڑ، پانچ چھ مہینوں سے لمبے لمبے بالوں والے آئے ہیں جو رات کے وقت وہاں گاؤں میں اترتے ہیں، لوگوں میں خوف پھیلا ہوا ہے، لوگوں میں اضطراب پھیلا ہوا ہے، ان کے پاس Sophisticated weapons ہیں، ان کے پاس Night vision ہے لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اس سلسلہ میں پاکستان تحریک انصاف کے علاوہ باقی پارٹی مشران کو بلاتی ہے، ان کی رائے لیتی ہے، ان سے بات چیت ہوتی رہتی ہے لیکن ہم وہاں پہ پانچ ممبرز پراونشل اسمبلی کے منتخب ایم پی ایز ہیں اور دو منتخب ممبرز نیشنل اسمبلی ہیں، ہمارے پاس ایک مینڈیٹ ہے، ہم نے ایک بہت بڑا ووٹ لیا ہے، لوگوں نے ہم پر اعتماد کیا ہے، حیرانگی کی بات ہے کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ہمیں کیوں نہیں بلا رہی ہے؟ لیکن میں ان کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپریشن کی جو باتیں ہو رہی ہیں، یہ دیوانے کا خواب ہیں، یہ کسی بھی صورت میں شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ ہم اپنے بچوں کو، اپنی مستورات کو Displace نہیں کر سکتے ہیں، ان کو چاہیئے تھا کہ ہمیں بلا کر ہمارے ساتھ میٹنگ کر لیں لیکن یہ ان کی نالائقی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب سپیکر، یہ کیوں ہو رہا ہے؟ ملک اور قوم ایک اضطربی کیفیت سے گزر رہی ہے، Uncertainty ہے، معیشت دن بدن گرتی جا رہی ہے، قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں، مہنگائی عروج پر ہے، معاشی عدم استحکام ہے، سیاسی عدم استحکام ہے، قانون نام کی کوئی چیز ہی نہیں، بلکہ قانون کو پاؤں تلے روندھا جا رہا ہے، اس کے محرکات اور وجوہات پر سوچنا چاہیئے کہ اس کی وہ وجوہات اور محرکات کیا ہیں؟ جو میں جو سمجھتا ہوں اس کی جو وجوہات ہیں، وہ یہ کہ سترہ سیٹوں والی جماعت کو ملک پر مسلط کیا گیا ہے، جو جیتے ہوئے لوگ ہیں، ان سے دھاندلی کے ذریعے مینڈیٹ چوری کیا گیا ہے اور جو وزیراعظم کا حقدار تھا، اس کو بلاوجہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا ہے، یہی وجوہات ہیں جناب سپیکر، کہ حالات اس سٹیج پر پہنچ چکے ہیں۔ جناب سپیکر، میں مشورہ دیتا ہوں کہ حالات اب بھی ٹھیک ہو سکتے ہیں، یہ ڈنڈا ہٹا دیں، بدمعاشی ہٹا دیں، یہ زور ہٹا دیں اور جو جیتے ہوئے لوگ ہیں، جو منتخب لوگ ہیں، ان کو اقتدار حوالہ کیا جائے تاکہ حالات ایک بار پھر Track پر آ جائیں۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ جی۔ سردار شاہ جہان یوسف صاحب۔

سردار شاہ جہان یوسف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اس سیٹ پہ بیٹھے ہیں، .We like you here۔۔۔۔

جناب مسند نشین: شکریہ۔

سردار شاہ جہان یوسف: اور دوسری بات یہ ہے کہ ابھی جو ڈسکشن چل رہی ہے، لاء اینڈ آرڈر پہ، اور جو واقعہ کاٹلنگ میں ہوا، اس کے حوالے سے ہمارے Colleagues نے جو باتیں کیں اور جو ہمارا صوبہ اس وقت ایک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، تو اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لوگ جو اس میں شہید ہوئے، کچھ خاندان کے، جو کہ میرے قبیلے سے ان کا تعلق ہے اور آپ کو علم ہے کہ پورے صوبے میں گجر خاندان ہے، گجر فیملی قوم جو ہے وہ مانسہرہ سے لے کر سوات اور پھر ہر علاقے میں آباد ہے، پھر اس میں مختلف ہیں، کچھ لوگ مال مویشی رکھتے ہیں اور کچھ یہ جو Migrate کرتے ہیں، وہ سردیوں میں چلے جاتے ہیں اوپر پہاڑوں پہ، اور گرمیوں میں نیچے آ جاتے ہیں، تو اس کے بعد یہ جو واقعہ ہوا، اس واقعہ پہ فیڈرل گورنمنٹ کے نمائندوں سے بھی بات ہوئی ہے اور پھر اسی طرح سیکیورٹی سروسز میں جو لوگ ہیں، ان سے ہماری کوشش تھی کہ بات ہو اور بات کی بھی، لیکن یہ Prime responsibility میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کی ہے کہ یہ Terrorism اس صوبے میں کیوں پنپ رہا ہے زیادہ؟ آپ دیکھ لیں، اگر اس صوبے میں بارہ سال سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، گزشتہ پانچ سال بھی تحریک انصاف کی حکومت رہی ہے اور پھر جب افغانستان میں طالبان کی گورنمنٹ آئی تو اس کے بعد جو لوگ افغانستان سے پاکستان آئے یا جن لوگوں کو Invite کیا گیا، اس کے بعد جو Terrorism بڑھا، تو پھر اس میں ذمہ داری میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی، اس گورنمنٹ کی، اس پراونشل گورنمنٹ کی اور خصوصاً پاکستان تحریک انصاف کی بنتی ہے جس میں ہمارا بے گناہ خون آج میں سمجھتا ہوں کہ بہتا جا رہا ہے، اس تمام ذمہ داری کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس جو ہے وہ بھی اس کو درگزر نہیں کر سکتا، اس Responsibility کو Accept کرنا ہوگا، یہ ذمہ داری آج اگر یہاں پہ ہوئی ہے تو جتنا بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ، آج سے ایک سال پہلے اسی کاٹلنگ کے ایریا میں اعجاز خان صاحب ڈی ایس پی ہوتے تھے، ایس ایس پی وہاں، ان کو شہید کیا گیا اور پھر اس کے بعد اس سال انہیں Presidential award بھی اس کی فیملی کو ان کے نام پہ ملا، ان کی بچی نے Receive کیا، تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ایریا میں Terrorism کا ایک Hub تھا اور Hub سمجھا جاتا ہے لیکن وہ کیوں نہیں ہماری جو

ذمہ داریاں ہیں جن میں ہمارے لوکل لوگوں کی بھی Responsibilities ہیں، اب Terrorists کی بات ہے تو وہ جو متاثرہ خاندان ہے، وہ متاثرہ خاندان، اس کے پاس نہ کچھ وہ سہولت ہے، نہ وہ Facilitation کی کوئی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ نہ اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوگا کہ کسی سے وہ اپنا مقابلہ کر سکے، وہ Terrorists ان کو Gun point پہ یرغمال کر سکتے ہیں، کیا ہے اور کیا ہوگا؟ تو اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ تمام باتیں، جن Colleagues نے اس پہ اپنی Observation دی، بات کی اور خصوصاً جو وہاں کے مقامی نمائندے ہیں، انہوں نے اس پہ مکمل بات کی ہے، ہم تمام Onboard ہو کر میں سمجھتا ہوں کہ اب اس خاندان جو متاثرہ خاندان ہے، اس کا ازالہ کیسے کیا جائے؟ ان کے درد دکھ میں کیسے شریک ہو جائیں؟ اس علاقے کے دکھ درد میں کیسے شریک ہو جائیں؟ اور اس پہ جتنا بھی ہو، جس طرح Suggestions ممبران کی آئی ہیں کہ اس پہ کمیٹی ہو اور کمیٹی بھی بنے، اس پہ بات بھی ہو، اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے جو واقعات، آئندہ اس طرح کے واقعات میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج ہم اس پہ بات کریں گے اور آئندہ اس طرح کے واقعات نہیں ہوں تو جہاں تک ان لوگوں کی بات تھی، جو خاندان اس سے متاثر ہوا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس Terrorism کی War میں میرے خاندان یا گجر ٹرائب سے پورے صوبے میں ایک بندہ بھی Terrorist ہمیں نہیں ملا، اگر کوئی تاریخ میں ہے تو پھر بتا دیں، پاکستان کے لئے جان دینے والے لوگ ہیں، چاہے وہ گجر ہیں، پٹھان ہیں، اعوان ہیں، سید ہیں، سواتی ہیں، جہاں کے بھی ہیں اس صوبے کے اور پاکستان کے لئے ہر کوئی اپنی جان، اپنا خون دینا چاہتا ہے اور پھر پاکستان ایک کمزور ملک نہیں، اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کی فورسز، پاکستان کے سیکیورٹی ادارے اتنے مضبوط ہیں کہ اپنے جو بیرونی، میں سمجھتا ہوں جو طاقتیں پاکستان میں دہشت گردی کر رہی ہیں، اس سے پہلے 2016-17 میں اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب کی سربراہی میں اس Terrorism کو پاکستان کے عوام نے اور پاکستان کے خصوصاً سیکیورٹی اداروں نے ملک سے باہر پھینک دیا، اب یہ دوبارہ جب یہاں پہ آیا ہے تو اس کے لئے ہم نے اپنے سیکیورٹی اداروں کے ساتھ مل کر اگر ہم نے ساتھ نہ دیا تو یہ Terrorism ختم نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہمارے لوگ، ہمارا خون جو ہے وہ کتنے لوگوں کا، میں سمجھتا ہوں کتنے خاندان اس پہ اجڑ گئے ہیں؟ تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو سیکیورٹی ادارے ہیں اور پھر پاکستان کا تحفظ کرتے ہیں، پاکستان کے عوام اللہ کے فضل و کرم سے، KP کے عوام اللہ کے فضل و کرم سے ان کے ساتھ

ہیں اور پھر ان شاء اللہ اللہ نے کرم کیا تو اس Terrorism کا ان شاء اللہ مقابلہ بھی کریں گے اور پھر میں خصوصاً صوبائی حکومت سے یہ ایک دفعہ کا آپ کا Tenure نہیں، یہ تیسری دفعہ کا Tenure ہے اور اس تیسرے Tenure میں آپ نے ابھی تو، جب سے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ جو Terrorism ابھی چل رہا ہے، 2008 کے بعد بہت مشکل وقت تھا لیکن اس کو کس طرح Handle کیا گیا، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر، آپ کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ آپ آئیں، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ملیں، بات کریں اور پھر اس میں اس سے پہلے جو بھی معاملات آپ نے مل بیٹھ کر کئے تو اللہ کے فضل و کرم سے حل ہوئے، یہ کوئی مشکل نہیں لیکن آپ کو Onboard ہونا پڑے گا، جب آپ Onboard ہوں گے تب جا کر میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کو پرامن بھی بنایا جائے گا اور پرامن بنانے کی ضرورت بھی ہے اور پھر آپ کی Prime responsibility بھی ہے۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب علی شاہ خان صاحب۔

<u>جناب علی شاہ:</u> اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهينک يو، جناب سپيکر صاحب۔ زما درې پوائنټس دی، اول خبره به زه د کاټلنګ په دې واقعه باندې اوکړم چې انتهائی ظلم شوے دے، دا شپونکيان خلق چې دی غريبانان، دوئ ته اکثر ډوډئ هم په نصيب کېږي نه وی، کالو سر دوئ په ښکته راځی ګرمو علاقو ته، او بيا يخو علاقو ته ځی، زما اوس هم د ايقين دے چې دا غريبانان ئې شهيدان کړی دی، دا بې ګناه معصومان خلق، دا به په دغه ټائم باندې هم اوړی وو، دا دومره غريبان خلق وی، يو ډير بې ضرره خلق زمونږ د علاقو، ټولو زمونږ د سوات سره تعلق لرلو، مونږه ئې جنازې کړې دی، مونږه ئې د پلارانو د زمانو نه پيژنو، انتهائی ظلم شوے دے او د دې ظلم مونږه په ډيرو سختو الفاظو سره غندنه کوؤ او مونږه هغه ادارو ته کوم چې تر اوسه پورې لګيا دی چې يره دا Terrorists وو، هغوی ته مونږ وايو چې د دې خپل کار نه قلار شئ، نور د دې ملک نه نور قلار شئ، دا بې ګناه خلق نور مه شهيدان کوئ۔ جناب سپيکر، زه د سوات يمه، يوولس دولس کاله زمونږ په سوات کښې دا ډرون اټيکس، دا بمونه، دا شهيدان کول، دا مونږ ليدلی دی ځکه چې زه پخپله په خپل ځائې کښې موجود ووم او د خپلې علاقې نه وتلے نه ووم، د دې باوجود زه ادارو بيا رايسار کړے ووم چې ته ولې نه وې تښتيدلے؟ نور خلق تلی وو، آئی

ډې پیز شوی وو او ته ولې ناست وې؟ تاسو ماته دا اووایئی دا څه خبره ده چې زه نه یم تلے ؟ په خپله علاقه کښې ناست یم، د خپلو خلقو سره په یو یو کور کښې نهه او لس لس کسان شهیدان کړی وو جی، مونږه د غه خلق چې دا زمونږ دا بې ګناه خلق شهیدان کوی، هغه دې مونږ ته اجازت راکړی چې د هغوی د کور سپے مونږ مړ کړو، تاسو به بیا اوینئ چې هغه زمونږ سره څه کوی؟ مونږه هغوی ته خواست کوؤ، مونږ خپل اپوزیشن والا ته هم خواست کوؤ چې هغوی زمونږه سره په دیکښې ملګری شی، دا ملک زمونږ دے، دا یوازې د دغه خلقو نه دے او مونږه د دې غندنه کوؤ، دغه خلق مونږ د دې نه قلار کړو۔ عزت مندو! د دې نه بله خبره چې کومه ده هغه زمونږ د سوات د ائرپورټ ده جی، چې هغه کمرشل ائرپورټ وو چې مونږ خوشحالیدو چې سوات ته به ټورسټس راځی په اسانه باندې او په سوات کښې به پیسه پاتې کیږی، تاسو ته به علم وی، هغه ائر پورټ زمونږ د سوات چې دے هغه ائر بیس جوړ کړے شو او د کمرشل فلائیټونو نه ئې اویستلو او دا به درته هم علم وی جناب سپیکر صاحب، چې په تیر ګورنمنټ کښې د عمران خان په دور کښې هغه بیا دوباره آپریشنل شوے وو خو افسوس چې هغه اوس بیا د ائر بیس د پاره استعمالیږی او د کمرشل فلائیټس د پاره هغه بند دے۔ عزتمندو! د دې نه علاوه زمونږ په سوات کښې بله یو شوشه خوره شوې ده چې په درې تحصیلونو کښې ادارې وائی چې دلته به مونږ کنټونمنټ بورډ جوړوؤ، نو سوات خو یو تنګ ویلی ده، دلته نه زمکې پاتې دی او نه څه د زراعت څه ذریعه پاتې ده، د کورونو د پاره زمکې پاتې دی، که دغه ترې هم دغه ادارې واخلی نو زما په خیال د سوات خلق به هلته د اوسیدلو قابل نه وی او نورو ضلعو ته به ځی۔ بیا د دې نه مخکښې زمونږ شکیل خان خبره اوکړه، ما مخکښې هم په دې اسمبلئی کښې دا خبره اوچته کړې وه چې زمونږ ټورازم چې دے، هغه هم په زور باندې واغستلے شو، زمونږ Motels او Hotels د ټورازم چې دی هغه ټوټل په لیز باندې واغستلی شول، د دې مونږ غندنه کوؤ چې زمونږ د دې ملک نه دې نور قلار شی۔ عزتمندو! د دې نه علاوه زه به تاسو ته خپله خبره اوکړم، تاسوته به علم وی، زمونږ ورکران چې کوم په جیل کښې دی، هغوی ماته واټس ایپ کړے وو چې یره زمونږ تپوس اوکړئ، مونږ له روژې له سامانونه

اوکړئ، په وکیلانو پسې راشئی، ما دلته خپل Transitory bail اوکړو د پشاور هائی کورټ نه، او بیا هلته لاړم او د اسلام آباد ATC نه مې خپل BBA اوکړو، آرډر راسره په لاس کښې وو، د وکیلانو سره ملاؤ شوم چې یره زمونږ ورکران د درې میاشتو نه پراته دی، تاسو څه کوئ؟ تاسو ته مونږ Payment کړے دے او لکه تاسو څه اوکړل؟ زمونږ ورکران اوس خفه کیږی، نور نه شی برداشت کولے، درې میاشتې اوشولې، د وکیلانو سره مې ډسکشن اوکړو چې زه لاړم په آبپاره کښې مې خپلو ورکرانو له سامانونه اغستل د روژې د پاره، چې ګاډے مې ډک کړو، بهر ته راااوتم، زمونږه دغه ځوانان دا کوم چې ډرون اټیکس کوی، هغوی په ساده جامو کښې راغلل ماته، ما وئیل چې دا خو زما چرته دوستان دی، بره ګړه مې ورسره ښه په دغه اوکړه، ست مې ورته هم اوکړو، ما وئیل راځئ چې چائے اوڅښکو، ډوډئ اوخرو، ماته څه پته وه چې دا په ما پسې راغلی دی؟ ماته ئے وئیل څه چې ځو تهانړې ته، ما ورته وئیل زه خو ستاسو سره تهانړې ته نه ځم، ستاسو وردی نشته، ما وئیل ستاسو سره وارنټ شته؟ وئیل ئے وارنټ نیشته، ما وئیل ګوره دا زما سره Transitory bail دے، دا BBA ده، دا اوګورئ، زما نه ئے هغه آرډرونه واغستل او د آبپارې روډ ته ئے ګزار کړل، وئیل ئے جج پکښې چا راوستے دے او آرډر پکښې چا راوستلے دے؟ دا زمونږ د ملک صورتحال دے، په اسلام آباد کښې ما په هره تهانړه په شپږو تهانړو ئې زه اوګرځولم، پینځه پینځه ورځې ځلور ځلور ورځې ئې په ما په هره تهانړه کښې اویستلې، هلته چې کوم کفر روان دے، زه د اپوزیشن دې ملګرو ته وایمه چې د الله د پاره دا زمونږ ملک دے؟ تاسو تپوس اوکړئ په تهانړو کښې چې کوم حال اوشو زما په مخکښې؟ ښه بیا ئې څه اوکړل؟ په چهٔ بجې باندې ئې زه Arrest کړم د آبپاره مارکیټ نه چې د هغې Videos / CDs، د هغې پیکچر هر څه ما جج ته هم Provide کړل، چې زه ئې بوتلم سی آئی اے سنټر ته، هلته ئې ټوټل د دې ځایونو پښتانه ئې بوتلی دی او دا خلق پرې بې عزته کوی او پیسې ترې اخلی، د شپې په دوه نیمې بجې د سیکرټریټ تهانړې ایس ایچ او اشفاق وړائچ نوم ئې دے، هغه په ما باندې پرچه اوکړه چې علی شاه په ناکه باندې اوړیدو، مونږه ورته اشاره اوکړه خو دے اونه دریدلو او په مونږ باندې ئې ډزې اوکړې، نو

سپاهي د بلټ پروف جيکټ په وجه بچ شو، زما دا ډاټسن، دا پک اپ چې دے، د دې دا دروازه سورئ شوه او بيا ئې تمانچې کتلې وې چې ده په مونږ باندې په دې باندې ډزې کړې دی، نو ما ورته وئيل چې تا الله تباه و برباد کړه، شپږ بجې زه تاسو Arrest کړم، د هغې پيکچرز شته، د هغې CD شته، نو په دې دوه نيمې بجې زه پيرے ووم چې زه در اغلم چې په تاسو مې ډزې اوکړې؟ هغه Copies ما جج ته اوښودلې خو هغه جج هم چې وو هغه هيڅ اونه کړل، د برې نه ورته ټيلی فون اوشو او زما Bail ئې Refuse کړو، نو هلته د ججانو دا صورتحال دے۔ جناب سپيکر صاحب، بيا ماله هائی کورټ Bail راکړو او چې کله زه ئې جوډيشل کولم نو پينځه کيسونه ئې په ما پسې نور راوړل، په ميز ئې جج ته کښيخودل چې دے په دېکښې هم دے، ما وئيل يا هلکه! په ديکښې خو زما نوم نيشته، زما څه Role نيشته، زه څنگه يم، نو وئيل ئې ته پکښې سهولت کار ئې، څوارلس ورځې ئې په ما باندې Identification parade د پاره اويستلې او په شپږو تهانړو کښې په ما څلور څلور ورځې، پينځه پينځه ورځې اويستلې، زما سره په سيکرټريټ تهانړه کښې چې کوم ملزمان وو، هغه به ئې زما په مخکښې برانډې ته اوخيژول، پښې به ئې ورله اوتړلې، لاس به ئې ورله اوتړل او بيا به ئې پکښې ډانگې ورکړل او اولټا به کړل، په دې پوزه کښې به ورته د مرچکو اوبه اچولې او دا شاته کناټې چې دی دا به ئ ئې ورله په دغه وهل، په چهترو باندې به ئ ئې وهل او چغې به ئ ئې راتللې او هغه به راغلو ماته به ئ ئې ژړل، دغه په اسلام آباد کښې صورتحال دے، هلته د کفر نظام دے۔ بيا به ئ ئې ما ته په غسل خانه کښې بلب نه لگولو، ما به بيا پيسې ورکړې او زه به په تياره کښې تلم او د کموډ نه به مې ښه غور زيدله ځکه چې دوه فټه ځائې وی۔ جناب سپيکر صاحب، دا زمونږ کيپيټل دے، د وزير اعظم سيکرټريټ په شا باندې سيکرټريټ تهانه ده، زه په کوهسار تهانه کښې ووم، هلته ئ ئې زما په مخکښې خلق بې عزته کړل او بيا ئ ئې وهل، جامې به ئ ئې ترې اوستلې په لغړه باندې به ئ ئې وهل، نو هلته دغه کفر روان دے۔ په هر څه باندې زما نه پيسې، گوره زما په رهائی بيس هزار روپئې زما نه واغستلې، چې زما رهائی په يو گهنټه يوه نيمه گهنټه کښې اوکړو، که نه وی نو تين بجو ته به دې د شپې ستا رهائی کوؤ، زما

روبکار، زما رهائی ئ ئې چې جیل ته اوورله نو په هغې ئ ئې دس هزار روپئی زمونږ نه واغستلې، نورې پیسې خو پریږده ما ورله موبائیل ورکړو هغه انسپکټر له چې دا به زما بچی له ورکړې، په هغې ئ ئې ما نه پندره هزار روپئی واغستلې، کفر هلته چلیږی، خبرې دوئ کوی د KP، دلته خو مسلمانی ده، دلته ظلم او کفر نیشته، هلته کفر دے، په پندره هزار روپئی به په اډیاله جیل کښې هلته ملاقات کیدو، په پندره هزار روپئی، او چې څه به مونږ له چا راوړل، فروټ یا څه شے، نو هغه به ئے مکمل پټ کړو او درې څلور دانې به ئے مونږ ته پاتې کړې، دغه د اډیاله صورتحال دے۔ ما به چې دس هزار روپئی اوړلې، تهانړې ته به لاړمه نو په ډاګه به دا ټول دس پندره کسان پولیس به ولاړ وو، په ډیوټئ کښې، زر به ترې یو واغستلې، زر به ترې بل واغستلې، زر به بل واغستلې، پانچ هزار به بل واغستلې، پانچ هزار به ما اکاؤنټ ته کړې، *دانا پانی کا سوال ہے جی*، دا نمونه صورتحال دے۔ جناب سپیکر، زه د Heart patient یم، ما Stunts لګولی دی، زماHeart damage دے، ما درې ځله سپرنټنډنټ ته اووئیل چې یره زما BP تاسو چیک کړئ خو په چالیس ورځو کښې هغوی په ما پسې یو بابو قدرې کس نه دے رالیږلے چې زما BP ئې چیک کړے وے، دغه صورتحال دے۔ عزتمندو! تباهي ئې اوکړه هلته د پښتنو، څوک پښتون چې کاروبار کوی نو ما بنام نه به ئې ما ته تهانړه ډکه کړه او بیابه ئې بارګین شروع کړو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ د هر یو ورکر نه د پی ټی آئی یو یو۔۔۔۔۔

(*مغرب کی اذان*)

*جناب مسند نشین*: علی شاه خان، لږ مختصر کړه، اذان هم اووئیلے شو، خلقو نه بیا مونځ دغه کیږی، لږ۔

*جناب علی شاه*: زه یو دوه خبرې کوم جی، مهربانی۔ زمونږ د هر یو ورکر نه جی لاکھ، ډیړھ لاکھ، دولاکھ، تین لاکھ روپئی اغستلې دی، کورته به ئې ورله کال اوکړو چې روپئی راوړئ که نه وی نو په ده باندې به د مرګ کیس اچوؤ، په ده باندې د پوډرو کیس اچوؤ، دا په اسلام آباد کښې چې هغه کیپیټل دے، هلته دا نمونه قیصی کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، په دې باندې مونږ له څه کول پکاردی؟ زمونږ ټول پښتانه به ئې ما بنام اونیول چې چا به تسبیح خرڅولې،

مسوا کونه، چا به کهلونې، نو هغه به ئې راوستل او حوالات به ئې ډک کړو، ډوډئ به ئې ورله نه ورکوله، اوړی به دغه شان ناست وو، لس لس ورځې کسان کښېنولی دی بغیر د پولیس ریمانډ نه، دغه صورتحال دے۔ جناب سپیکر صاحب، په دې باندې څه کول غواړئ؟ دا ملک چې دے نور د ټینګیدو نه دے، مونږ ته دلته دهماکې کیږی، ډرون کیږی او واهګه چې په لاهور کښې راننوتلې ده او هلته نه کیږی، دا څه صورتحال دے؟ بلوچستان ئې تباه کړو، زمونږ د KP ئې تباه کړو، لکه مونږ به تر څو پورې غلی ناست یو؟ ډیره زیاته مهربانی، شکریه۔

<u>Mr. Chairman</u>: The sitting is adjourned till 02:00 PM, Monday, 7th April, 2025.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 07اپریل2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)